© rasailojaraid.com

نمبر اول جلد دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ

۱۸۸۶ء مین بھی اس رسالہ کی وہی حالت رہی جو سنہ ۱۸۸۵ء مین تھی وہی اسکی مالی حالت وہی خریدارون کی تغیر وتبدل کے بعد تعداد - وہی اُنکی کیفیت معاونت -

اس حالت کی اصلاح وترقی وفلاح اس رسالہ کے اخص معاونین کی جو اُسکی دلی ہمدردی کا دعوے کرتے مین اور اسکی تعریف وتوصیف مین رطب اللسان رہتے ہین (جنکے نام مواضع سکونت حاشیہ* مین درج ہین) سعی وعملی توجہ سے ہوسکتی ہے - وہ حضرات تجاویز معروضہ سابق پر (جنہین معمول چندہ کے علاوہ کچھہ گرہ سے نکالنا پڑتا ہے) عمل نہین کرسکتے تو تجویز معروضہ ذیل پر (جسپر بجز وقت کچھہ نہین لگتا) عمل کرین اور اپنی ہمدردی کو پورا اور سچا کرکے دکھائین وہ تجویز یہ ہے کہ وہ حضرات اپنے دوستون اور دوستونکے دوستون کو جو اہل وسعت ہون اور اس رسالہ سے بیخبر ہون وقتاً فوقتاً اس رسالہ کے مضامین مفید مذہب و سناوین اور خریداری رسالہ کی رغبت دلاوین اور جو لوگ باوصف اہل وسعت

انبالہ چھاونی - آرہ - بھوپال - بنگلور - بمبئی - پٹیالہ - پشاور - جبل پور - جمون - چھپرہ - حیدرآباد دکن - دہلی - ڈیرہ دون - ڈیانوان - راولپنڈی - رحیم آباد - سملہ - سیالکوٹ - شاہ پور - علی گڈہ - غازی پور - قادیان - کرنول - کراچی - کہوری - کہاڑہ - گجرات پنجاب - گلبرگہ - لودیانہ - لاہور - مدراس - مظفر گڈہ - مردان - نابہہ - ناگپور - وزیرآباد - ہشیارپور - وغیرہ -

* دیکھو نمبر ۹ جلد ۸ صفحہ ۲۳۶ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ نمبر ۴ جلد ۹ صفحہ ۹۶ نمبر ۶ جلد ۹ صفحہ ۱۹۳ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ وغیرہ وغیرہ - سپرنٹنڈنٹ اشاعۃ السنۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وجہ جب شوق ہونیکے اسکے خریدار نہین انہی حضرات سے یہ رسالہ مستعار لیکر اپنا شوق پورا کر لیتے ہین ۔ انکو یہ رسالہ ہرگز نہ دکہائین ۔ اور انکے شوق اور وسعت کو خریداری رسالہ کیطرف منعطف کرین ۔

یہ بات تجربہ٭ و مشاہدہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ قلت خریداری اخبارات و رسائل کی غالباً یہی دو وسائل ہین ۔ اکثر اہل وسعت اخبار و رسائل کے مذاق (ذوق) بلکہ نام سے آشنا نہین اور بہت سے اہل ذوق مفت کام چلا لیتے ہین ۔ لہذا ہمارے معاونون نے ہماری تجویز پر عمل کیا اور ان وسائل مانع ترقی کو قطع کر دیا تو امید ہے کہ ہر ایک معاون ہر ہفتہ یا ہر مہینے نہین تو ہر سال دو چار خریدار تو ضرور بہم پہنچا سکے گا ۔

اوائل زمانہ اجراء رسالہ مین بعض معاونین کا اس تجویز پر عمل رہا تو انہون نے بہت سے احباب کو شائق و خریدار رسالہ بنایا بلکہ سچ پوچھو تو موجودہ خریدارون مین اکثر وہی لوگ خریدار ہین جو ان حضرات کی ابتداء سعی سے خریدار بنے ہوئے ہین ۔ پھر معلوم نہین دو چار سال گذرنے کے بعد ان معاونون کو کیا ہو گیا کہ انہون نے اس ترغیب و تشویق کو بالکل ترک کر دیا باوجودیکہ انکو سالہا سال سے ماہواری یا سہ ماہی شکایات رسالہ کے سننے دیکہنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے ۔

حق تو یہ ہے کہ اب انکا دعوے ہمدردی ویسا سچا اور دلی نہین رہا جیسا کہ پہلے تہا

٭ جزیرہ پورٹ بلیر سے ایک تازہ خریدار رسالہ پیدا ہوئے ہین اور وہ اپنی خریداری کی یہی وجہ لکہتے ہین کہ اس سے پیشتر ہم فلانے ڈاکٹر صاحب کا رسالہ (اشاعۃ السنۃ) دیکہہ لیا کرتے تہے اب انکی تبدیلی ہو گئی ہے لہذا ہم خواستگار ہین کہ ہمارا نام بہی رسالہ کے خریدارون مین درج کرین اور ہمارے پاس رسالہ بہیجا کرین ۔ ایسے ہی اور واقعات دیکہنے سننے مین آئے ہین ۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ترقی اخبار و رسائل کے یہی موانع ہین ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیفیت سالانہ جیسین طاعن اشاعۃ السنۃ کا جواب ہے

ورنہ ممکن نہ تہا کہ یہہ رسالہ (حسب اعتراف ان حضرات کے) اپنی معنوی حالت اور عملی مضامین مین حد کمال تک ترقی کرکر مالی حالت مین تنزل ہو جاتا حتی کہ اسکے بند ہو جانیکا خوف ہمکو صورت دکہاتا —

دعیان حمیت وہمدردی رسالہ اب بہی اپنے دعوے کو سچا کر دکہائین اور اسکی ترقی کے لیے تجویز معروضہ بالا کو عمل مین لائین — معنوی حالت مین اس رسالہ کی ترقی اہلحدیث مین مسلم ہے — اور جو اسحالت کے عمدہ اور بحق اہل اسلام علے الخصوص اہلحدیث مفید نتائج ظاہر ہولنے مین وہ بہی محل نزاع اہلحدیث نہین ہین —

منجملہ ان نتائج کے جو ۱۸۸۶ء مین ظاہر ہوئے ہین ایک عمدہ نتیجہ یہہ ہے کہ اس رسالہ نے گروہ اہلحدیث کی وفاداری گورنمنٹ پر ثابت کر دی اور انکے حق مین لفظ "وہابی" کا (جو نامو فقون کے خیال مین انکی وفاداری مین شبہ انداز تہا) استعمال حکما موقوف کرا دیا۔ جسپر معارف اہلحدیث نے بلکہ اعیان دیگر فرقہ ہاے اہل اسلام بلکہ ارکان مذاہب غیر اسلام نے اسکی ثنا و تحسین کی چنانچہ نمبر ۷ و ۸ و ۱۱ جلد ۹ مین اس تحسین و ثنا کی مجملی تفصیل ہو چکی ہے —

مگر افسوس ان سب اہل تحسین کے مقابلہ مین ایک شخص (جو درحقیقت گروہ اہلحدیث سے نہین ہے۔ صرف دنیاوی غرض سے اہل حدیث کہلاتا۔ اور انکی تائید مین جو درحقیقت تزئیف ہے خامہ فرسائی کیا کرتا ہے) کبہی م۔ ق سورتی کی صورت بنا کر کبہی ظہیر الاسلام رامپوری کے لباس مین آکر کبہی م۔ ج سرادی بنکر ان نتائج کی مذمت اور اشاعۃ السنۃ کے کارناسون کی منقصت کے درپے ہو رہا ہے اور اخبار شحنۂ ہند میرٹہہ کو اپنا مورچہ بنا کر اسکی آڑ مین حاسدانہ تیر چلا رہا۔ اور معاندانہ گولے برسا رہا ہے شحنۂ ہند یکم جولائی ۱۸۸۶ء کی آڑ مین اس نے یہ زہر آلود تیر چلایا ہے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ تمام و کمال لجاجت و تملق اور خلاف واقعہ مدح سرائی مین

※ اہل اسلام مین باہمی اتفاق کا پیج بونا۔ اور انکو دنیاوی حالت کی اصلاح کیطرف متوجہ کرنا۔ انکو مغربی علوم وغیرہ وسائل ترقی معاشرت کیطرف توجہ دلانا۔ گروہ اہلحدیث کا بغض عام لوگون کے دل سے مٹانا یا گہٹانا گورنمنٹ کی نظر مین انکی وقعت جمانا اور انکی وفاداری کا ثبوت پہنچانا وغیرہ وغیرہ —

طاعن [illegible] کا طعن اور اسکا جواب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈوبا ہوا ہے لجاجت اور مدح سرائی اور خوشامد کے ساتھ ہمارا زمین پر لیٹنا لنڈن کی جانب جھکنا۔ فرش پر فرش ہو کر خاک ہو جانا بالکل لغو اور فضول ہی نہین بلکہ معزز گروہ اہلحدیث کی تحقیر کا خصوصًا اور مسلمانان ہند اور خود مذہب اسلام کی تذلیل کا عمومًا باعث ہے۔ مولنا ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری گروہ اہلحدیث کے ایک معزز رکن اور بڑے زبردست فاضل فرد ہین کیا یہ تعجب کا مقام نہین کہ انہون نے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ کے صفحہ ۲۲۸ مین "اہل اسلام کی مسرت موقعہ جیوبلی پر شریعت کی شہادت" جلی قلم سے لکھ کر پانچ قسمین تحریر فرمائی ہین اور دوسری قسم کی تفصیل صفحہ ۲۳۲ مین رومی عیسائیون پر مجوس کا غالب آنا اور کفار مکہ کا خوش ہونا اور پھر کفار مکہ کے پاس حضرت صدیق اکبر کا تشریف لیجانا اور یہ فرمانا کہ "تم خوش مت ہو۔ بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے" اور جب اسکے موافق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع مسلمانون کا خوشی منانا برٹش سلطنت کی فتح برہما پر محمول کرکے* موقعہ جیوبلی پر اظہار مسرت کرنا مسلمانون کے لیے لازم لکھا ہے۔ بلکہ تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص موقع جیوبلی پر خوشی نہ منائے* وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین اور صفحہ ۲۴۰ مین امر اول کی شہادت پر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو عظیم روم اور کسرے کو عظیم فارس اور مقوقس کو عظیم القبطہ تحریر فرمایا ہے پس اس لحاظ سے ملکہ وکٹوریہ کو معظمہ کہنا عین اتباع شریعت ہے" اب مین التماس کرتا ہون کہ اس مذہبی شہادت کی کیا ضرورت تھی۔ عظیم روم اور عظیم فارس سے مراد سردار روم اور سردار فارس ہے نہ کہ مذہبی عظمت کیا آپ اس امر کو تسلیم کر سکتے ہین کہ مذہب کی رو سے جیسا رسول معظم کہنا باعث سعادت ہے ایسا ہی ملکہ وکٹوریا کو بھی معظمہ کہنا باعث نجات اور اپنے آسمانی باپ کی بادشاہی مین داخل ہو جانا ہے جناب باری نے سورہ دخان مین فرمایا ہے ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ کیا اس سے حقیقی عزت و مکرمت والا مراد ہے کیونکہ ذکر تو بدبخت دوزخیون کے مکافات کا ہے

* محض دروغ ہے۔ علی قائلہا ما یستحق۔ * لعن اللہ قائلہا ومعتقدہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو کھولتا ہوا پانی اون کے سر پر ٹپکایا جائیگا اور کہا جائیگا کہ تو اُس کو چکھ تحقیق تو ٹہا عزت والا مکرمت والا (سردار) تہا۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند بیشک پولیٹیکل عظمت کو مستحق ہین نکہ مذہبی عظمت کی۔"

شحنۂ ہند ۲۲ جولائی کی آڑ مین اُس نے یہ عناد کا بھرا ہوا گولہ چلایا ہے۔ "اب تک گورنمنٹ پر یہ امر مشتبہ تہا کہ مسلمانون مین کونسا گروہ وہابی ہے کیونکہ کوئی شناخت اس امر کی نہتی کہ وہابی کے سر پر سینگ ہوتے ہین یا اس کے تین سر اور پانچ ٹانگین ہوتی ہین لیکن ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ مین تحریک کر کے ثابت کر دیا کہ جن لوگون کو وہابی کہا جاتا ہے وہ یہین تو ہین اور اگر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب یا کسی افسر نے ایڈیٹر صاحب کو اپنی چٹھی مین وہابی لکھا تہا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہابی سے اسکی مراد باغی کی تہی بلکہ گورنمنٹ کو تو اب تک یہ معلوم تہا کہ جس طرح مسلمانون مین سُنی شیعہ وغیرہ فرقے ہین اسی طرح ایک فرقہ وہابی بھی ہے جن مین سے گورنمنٹ کا کوئی باغی و بدخواہ نہین۔ کیونکہ انگلش عملداری مین باغی اور بدخواہ کا اگر کہین ٹہکانا ہے تو رنگون کے ٹاپو مین ہے"۔

شحنۂ ہند ۱۶ ستمبر ۸۷ء کی آڑ مین بھی یہ طوفان سراپا بہتان کا بھرا ہوا گولہ چلایا ہے کہ مولینا محمد حسین صاحب کہلم کہلا اور آپ اپنے دوسرے مخاطب خانصاحب محمد یونس خان رئیس دتاولی کو مراد رکھتے ہین) در پردہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ملکہ معظمہ مذہبی تعظیم کے مستحق ہین + + + ایسے معزز رکن اور زبردست فاضل (خاکسار کو مراد رکھتے ہین) نے لکھا ہے کہ جو کوئی جبیوبلی پر خوشی نہ منا دے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین + + + مولانا (خاکسار کو کہتے ہین) صدہا ہزارہا روپیہ صرف کرین اور اُس تقریب کو عین دین قرار دین اور اس مین شریک نہونے والے کو بالکل دین سے خارج بتا دین۔ اور اپنے دعاوی پر جون توں کر کے آیات و احادیث کو جما دین الخ

ان تیرون اور گو یون اسکے لفینس (جواب یا مذمت) مین ہم ایسی لفظی (قال اقول و الی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحث قائم کرنا نہین چاہتے۔ جس سے ہمارے غنیم کو اور بہی گولہ باری کا موقعہ ملے اور وسعت میدان کارزار کیطرف راہ نکل آوے نہ یہ ہماری عادت ہی اور نہ ایسی شیر بہادر سی (جو جنگ جوئی مین اپنی نظیر نہین رکہتا اور اس کے ہاتھ سی اور اس کی زبان کے نوایجاد لفظون اور خود تراشیدہ محاورہ کی پہبتیون سے کوئی نہین بچ سکا) مبارزت و مقاومت کی ہم مین طاقت ہی لہذا ہم مختصر جواب پر جس سی ہمارا معذور و بے مقصور ہونا ان ناظرین پر (جو شائد غنیم کی بوچہار و سہم خوف یا کسی شک و تردد مین پڑ گئے ہون) ثابت ہو۔

اسکے دوسرے فقرے کے جواب مین ہم یہ عذر (یا سپر) پیش کرتے ہین کہ یہہ قصور جو ہم سے ہوا ہے کہ ہم نے ایک مقدس معزز خطاب (''وہابی'') کو گروہ اہلحدیث سی اٹہوا دیا ہے اسپر مجبے پہلے ''محمدن نیشنل ڈیفینس کمیٹی'' (یعنے مسلمانوں کی قومی محافظت یا مدافعت کی مجلس) نے جس کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۸ کے صفحہ ۲۹ مین ہے۔ اور اسکی تائید و توصیف حلیمہ شحنۂ ہند[*] نمبر ۱۶ جلد ۳ مطبوعہ ۲۴ اپریل سنہ ۸۶ مین ہے مامور کیا پہر دوران مقدمہ کی عین اثنا مین گروہ اہلحدیث مختلف صوبجات ہند (پنجاب و ممالک مغرب و شمال

---

[*] قوم کے سچے ہمدرد مولانا **ابو سعید محمد حسین** لاہوری ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی مدبرانہ حکیمانہ مصلحانہ ہمدردانہ کارروائیون کا تمام اہلحدیث کو ممنون ہونا چاہیے جنہون نے اہلحدیث کے دامن سے الزام و اتہام کا ایک بہت بڑا دہبا اٹہا دیا انہون نے اپنی خالص ہمدردی کا اثر ڈالکر ایک سوسائٹی قائم کر لی۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب سے ایک سرکلر جاری کرا دیا کہ اہلحدیث کو وہابی کہنا لائبل (ازالۂ حیثیت) ہے خود گورنمنٹ پنجاب کے اعلی حکام نے اپنی چٹہیون مین اعتراف کیا ہے کہ اہلحدیث برٹش گورنمنٹ کے بدخواہ نہین ہین بلکہ خیرخواہ ہین۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ - ۱۰ - ۱۱ مین مفصل کیفیت درج ہے۔ اخبار مسلم ہرلڈ مدراس و شمس الاخبار

© rasailojaraid.com

ممالک متوسط۔ مدراس بمبئی۔ بنگال) کے تین ہزار سے زائد اعیان و اشخاص نے اپنے
دستخطون اور مہرون کے ذریعہ سے جن مین حضور پر نور غنیم لائق تعظیم کا دستخط بھی موجود
ہے خاکسار کی درخواست سے اتفاق ظاہر کیا اور اس لفظ "وہابی" سے جسکو اب مقدس بنایا گیا ہے
تنفر و انکار کا اظہار فرمایا۔ وہ دستخط گورنمنٹ مین پیش ہوئے اور وہان سے بعد ملاحظہ
وحکم اخیر خاکسار کو واپس ملے ہین (جو صاحب ہمارے بیان مین شک رکھتے ہون وہ ان
دستخطون کو ملاحظہ فرما سکتے ہین) وہ دستخط گورنمنٹ مین پیش نہ ہوتے تو خاکسار کی
درخواست پر کچھ توجہ نہ ہوتی اور یہ ملامت کی سیاہی اہلحدیث کی پیشانی سے دور نہ ہوتی
اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ جو کچھ اس مقدس لفظ کے ہٹانے مین کوشش ہوئی ہے تو مجھ
ہی سے ہوئی ہے ومعہذا مین اس قصور کو اپنے ذمہ لیتا ہون اور افسوس کرتا ہون
کہ مین نے ایسی قوم کی جسمین اس خیال کے لوگ بھی موجود ہین اور اس قوم کی اخبارون
مین انکے ایسے مفسدانہ خیالات شائع ہوتے ہین اور یہ قوم ان خیالات کی اشاعت کو

مدراس۔ علیم الاخبار کلکتہ۔ عالم تصویر کانپور۔ انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور
پایونیر الہ آباد اودہ اخبار لکھنو۔ سراج الاخبار جہلم۔ اخبار چنار وغیرہ کو جنہون نے ایڈیٹر رسالہ
اشاعۃ السنۃ کو وہابی لکھا متنبہ کیا گیا ہے۔ بلکہ انکو نوٹس دیا گیا ہے کہ یا تو معافی مانگین ورنہ
انپر نالشین دائر کیجاینگی اور اس قسم کے ضروری مصارف کے لیے فنڈ بھی فراہم ہوگیا ہے اہلحدیث
نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ یا آمدنی اس فنڈ مین دیدی ہے یہ وہ صائب تدبیر ہے جس سے پنجاب کے اہلحدیث
پر سے موجودہ اور آیندہ کے الزام اور حوادث رک گئے اور سچی ہمدردی اور رفارمیشن اسکا نام
ہے اس کارروائی کے پہلوؤن کو وہی لوگ خوب سمجھ سکتے ہین جو پولیٹیکل امور کے سمجھنے کا
دماغ رکھتے ہین اور اپنی حالت سے واقف ہین اب ممالک مغربی و شمالی و ممالک متوسط
مین بھی ایسی ہی سوسائٹی کے قائم ہونے اور ایسی ہی کارروائیون کی ضرورت ہے

مدیر صاحب تحفۂ مدراس اس پیر تھیٹیکل کلاز (جملہ معترضہ) کو توجہ سے ملاحظہ فرمائین۔

© rasailojaraid.com

مسدود کرانے پر قادر نہین ہے کیون وکالت کی - و بنا بر علیہ مین آئندہ کے لیے یقین کے
ساتھہ امید دلاتا ہون کہ مین یہ مقدس خطاب گورنمنٹ کی طرف سے پہر انکو دلا سکتا ہون
حضرت عنیم با تکریم خاص اپنے لیے اسکو پسند فرماتے ہین تو اپنا نام نامی کہلا کہلا ظاہر
کرین اور اپنی درخواست سررشتہ اشاعۃ السنہ مین بہیجدین اور اگر تمام قوم کے لیے اس
مقدس خطاب کا اعادہ پسند کرتے ہین تو گروہ اہلحدیث کے اسی قدر یا اس سے نصف یا عشر
یا عشر عشیر اعیان و اشخاص کے جو اس لفظ سے تنفر ظاہر کر چکے ہین دستخط اپنی درخواست
پر ثبت کراکر ارسال فرماوین پہر دیکہین کس سرعت سے یہ نورانی ٹیکا ان کی پیشانیون
پر لگتا ہے اس باب مین جو کچہ اب تک ہوا ہے وہ تو ہنوز پہلا مرحلہ ہے - اور جو ہونیہ
ہونا چاہیے وہ ہنوز دلی دورست کہ مصداق ہے خاکسار خادم القوم انکے انصرام و
اتمام کے فکر مین ہے بلکہ اس سلسلہ مین کچہ کر بہی چکا ہے مگر آئندہ اپنی قوم کے عام راے
اور کلی اتفاق کا انتظار کریگا اور جب تک قوم کے اعیان شحنہ ہند کے مورچہ کو اٹہا
نہ دینگے اس کارروائی کو اختتام تک نہین پہنچائیگا خاکسار کو یہ خوف ہے کہ مبادا اس
کارروائی مین بہی محل اعتراض ہو اور اسکی کارروائی مجری بر باد گناہ لازم کا مصداق بنے
اس کے پہلے اور تیسرے نمبر کے جواب مین ہم عذرات ذیل پیش کرتے ہین
(۱) ملکہ معظمہ کو مذہبی تعظیم کا مستحق ہمنے کہین نہین کہا - یہ محض افترا ہے بلا خفا
(۲) یہ بہی ہمنے کہین نہین کہا کہ جو کوئی موقع جوبلی پر خوشی نہ مناوے وہ آنحضرت
صلعم کا متبع نہین ہے یہ بہی محض افترا بلا امترا ہے
(۳) جوبلی کی دعوت کو بہی ہمنے عین دین قرار نہین دیا اور نہ اسمین شریک ہونے والے
کو خارج از دین قرار دیا ہے یہ بہی ایسا افترا ہے جس مین کچہ خفا نہین -
(۴) آیات و احادیث کی شہادت جو ہمنے پیش کی ہے اس شہادت سے ہم نے ان
تینون دعاوی مین سے (جو ہمارے ذمہ لگائے گئے ہین) ایک دعوی بہی ثابت نہین کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ بھی محض افترا ہے کہ ہمنے جون تون کرکے آیات احادیث سے ان دعاوی کا ثبوت بہم پہونچایا ہے۔

ہمارے ہر ایک عذر پر (منجملہ اعذار اربعہ) ہماری اسی کلام میں (جو غنیم والاسقام کا حملہ گاہ ہے) شہادت موجود ہے جسکو حضرت نے حسد وعناد کے سبب (جو آپ کے دل میں تمام ہمعصروں اور ہم جنسوں سے عموماً اور گروہ اہل حدیث سے خصوصاً مخفی ہے) نہیں پڑھا یا خوش فہمی سے اسکا مطلب نہیں سمجھا۔

پہلے عذر پر شہادت

ہمارے مضمون کے فقرات ذیل باواز بلند پکار رہے ہیں کہ جو کچھ ہمنے ملکہ معظمہ کے جواز تعظیم اور اس کی سلطنت کی تعریف اور اوس کے فتوحات پر مسرت کی تجویز (بیان جواز) کے باب میں کہا ہے اس میں ملکہ یا سلطنت کے مذہب کو ملحوظ و پیش نظر نہیں رکہا۔ بلکہ برخلاف اس کے صاف کہدیا ہے کہ جو شخص پاس تعظیم و توصیف و مسرت و دعا وغیرہ میں مذہب عیسائی کو پیش نظر رکھے وہ مسلمان نہیں ہے۔

نمبر ۸ جلد ۹ (جس میں مضمون جبلی مندرج ہے) کے صفحہ ۲۲۹ میں ہمنے کہا ہے **ناواقفوں** کے دماغ میں شاید یہ **خیال** پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اوس کی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانوں کو جائز نہیں ہیں۔

اس خیال کے **ابطال** میں ہم ایسے دلائل کتاب و سنت سے پیش کرتے ہیں جن میں غیر مذہب کے لوگوں سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہیں کہ ان امور میں ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہیں ہے بلکہ صرف سلطنت اور اس کے برکات اور فوائد امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہیں۔ دنیا میں ایسا مسلمان کوئی نہ ہوگا جو اس سلطنت کے مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے لیے دعا کرتا ہو"۔

اور اس نمبر کے صفحہ ۲۳۳ مین ہم لکھ چکے ہین۔ "اور اس اثنا حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پہ ہوئی تھی کیونکہ وہ اہل کتاب کے بت پرستون پر فتح ہے کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اوسپر کیون خوشیان نہ منا دین اور اپنے قرآن اور پیغمبر کی پیروی کیون نہ کرین۔

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجاے خود ایک مستقل دلیل ہے از مسرت ہر اس آزادی مذہبی کے نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پہ اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر ان کو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہو۔ خصوصًا گروہ اہلحدیث کو جن کو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سُنا تو اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چہوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جس مین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نہ کرین اور اوس کی فتح و حکومت پہ اس خوشی سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پہ ہوئی تہی) بڑہکر خوشی نہ کرین ... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین"۔

اور اسی نمبر کے صفحہ ۳۳۵ مین ہمنے کہا ہے۔ "اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نہ کرین نہ یہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کی تابع ہو رہین۔ سو اس معنے کر اطاعت و عقیدتِ سلطنت (غیر اسلامی کیون نہ ہو) کا حکم نصوص قرآن و حدیثا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین موجود ہے"۔
اور اسی نمبر کے **صفحہ ۲۴۴** مین ہم کہہ چکے ہین "اور اگر ہم ذرا غور اور تامل سے کام لین اور یہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لیے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی اور اسباب ترقی کی نظر سے ہے جن سے ہمارے دین و دنیا کو مدد پہنچتی ہے تو اس سلطنت کے لیے دعا برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنے ہی مذہب و حسن معاشرت کے لیے ہے جس کی ضرورت مین کسی کو شک نہین ہے"۔
اور اسیکے **صفحہ ۲۴۷** مین ہمنے لکہا ہے "اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہو جائے تو بہی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم ممنوع مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف اس سلطنت کی برکات امن و آسائش پہنچانے والی پر خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے"۔

ان عبارات و فقرات کو حضرت غنیم بانکرم اور اسکے دربردہ معاون غور سے پڑہین اور انصاف سے کہین کہ انکو پڑہکر کون شخص مندہ مہنیکا مستحق ہے۔ ہمکو محمد یونس خانصاحب پر بیش و تاملی پر افسوس ہے کہ انہونے ان فقرات اور انکے نظائر آیندہ کو ملاحظہ فرما کر ہمارے غنیم پہ بدنیتی و بدخواہی کا الزام کیون قائم نکیا اور منشی محمد حسین صاحب دہلوی پر اسسے زیادہ افسوس ہے کہ انہونے باوجود بدنیتی غنیم کے اسکے ثبوت مین ان فقرات ماضیہ و آتیہ کو کیون پیش نکیا اور اس سے بہی بڑہکر ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب[*] پر افسوس اور سخت شکایت ہے کہ انہونے ان فقرات سے بالکل چشم پوشی کرکے غنیم کو نیک نیت اہلحدیث تسلیم کر لیا اسکو دہوکہ باز جعلساز ہونیکی نوبت [illegible]

دوسرے عذر پر شہادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع یا پیرو نہونیکا جرم ہمنے اس شخص پر قائم کیا ہے جو آزادی مذہبی کی نظر سے برٹش سلطنت کو پسند نہ کرے۔ اور اس سلطنت کے ان فتوحات پر جو اسکو مشرکین پر ہوا وغیرہ پر حاصل ہوئی ہین خوشی سے (جو آنحضرت

[*] ایسا ہی سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈکر طر پر سخت افسوس ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کو رومی عیسائیوں کے فارسیوں پر فتحیاب ہونے سے حاصل ہوئی تھی (اس سے) بڑھکر خوشی نہ کرتے چنانچہ عبارت صفحہ ۲۴۳ (نمبر ۹ جلد ۹) جو اس نمبر کے صفحہ (۱۴۱) میں منقول ہوئی ہے اسپر شاہد ہے اس سے بڑھکر ہمنے کچھ نہیں کہا اور خاص موقع جیوبلی پر خوشی نہ منانے والے کو اتباع یا پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج نہیں کیا۔

خاص موقع جیوبلی پر مسرت کو ہم نے صرف جائز بتایا ہے اور اسی جواز کے ثبوت میں ادلہ شرعیہ آیات و احادیث کو پیش کیا ہے چنانچہ شروع مضمون میں صفحہ ۲۲۸ (نمبر ۸ جلد ۹) ہم نے کہا ہے "جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصرہ کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لیے دعا کی ہے اسکو جواز پر کتاب و سنت میں شہادت پائی جاتی ہے"۔ پھر اس اجمال کی تفصیل میں صفحہ ۲۲۹ کہا ہے "پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقعہ پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہیں۔

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اوسکو یاد کرنا۔

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی میں مسلمانوں کو کہانا کہلانا۔

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا۔

(۴) اس سلطنت کی برکات و احسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا۔ اور شکر گذار ہونا۔

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لیے دعا سلامت و حفاظت و برکت کرنا وعلی ہذا القیاس

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہیں ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسا ہی ان عبارات مین جو صفحہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ مین منقول ہوئی ہین اور تمام مضمون
مین جا بجا جائز و جواز کا لفظ موجود ہے اور یہی جواز ادلہ شرعیت سے ثابت کیا ہے اور
یہ بات غنیم بدگو نے بھی شحنہ ہند ۱۶ استمبر ۹۷ء مین تسلیم کرلی ہے کہ امر جائز کے کرنے نہ
کرنے سے کوئی شخص مدح و ذم کا مستحق نہیں ٹھہرتا چہ جائیکہ پیروی پیغمبر سے خارج ہو اور
اور اس کی تمثیل مین آپ نے خاصہ لٹھہ پہننے اور شکرم و ریل کی سواری کا ذکر کیا ہے
پھر ان کلمات و عبارات کے موجود ہونے کے ساتھ غنیم بدگو کا اس قول کو کہ "مسجد فتح پوری کی
پر مسرت کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں" ہماری طرف منسوب کرنا طوفانی
کوہ نہیں تو کیا ہے؟

ہمارے ہی اس عذر پر غنیم کو طیش یا غیرت آوے تو وہ ہمارا اصل کلام جسمین یہ فقرہ یا اس
کا مفہوم پایا جاتا ہے پیش کرے اور ایک سو روپیہ انعام لے جس کا ذکر ہم عذر سوم کی شہادت
مین کرینگے

تیسرے عذر پر شہادت

عبارت صفحہ ۲۳۵ (نمبر ۲ جلد ۹) جو عذر دوم کی شہادت مین بھی منقول ہوئی
ہے صاف ناطق ہے کہ دعوت یا کھانا کھلانے کو ہم نے صرف جائز کہا ہے اور اس بات
کی تسلیم غنیم بدگو سے منقول ہو چکی ہے کہ امر جائز کے کرنے نہ کرنے پر کوئی شخص مستحق
ذم و مدح نہیں ہوتا چہ جائے کہ اسکو نہ کرنے سے خارج از دین ہو با اینہمہ ہماری نسبت
یہ کہنا کہ ہم نے اس دعوت کو عید دین قرار دیا ہے اور جو اس مین شریک نہ ہو اسکو خارج
از دین کہا ہے طوفان سراپا بہتان نہیں تو کیا ہے؟ *

اے حضرت شراب حسد و عناد مین بے ہوش و بدمست جو امر دین ہو اور اس کا تارک خارج
از دین اسکا فرض و واجب ہونا ضروری ہے - اور جس امر کو کوئی مسنون و مستحب بھی نہ کہے
صرف جائز قرار دے جسکے ترک اور فعل مین ہر شخص شرعاً مخیر ہے اسکو دین اور اس کے

* ان سوالوں کا جواب ڈاکٹر فیض محمد خان - اور خانصاحب محمد یونس خان صاحب اور سید ابو محمد جمال الدین صاحب دین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تارک کو خارج از دین کون کہہ سکتا ہے* - آپ کو اپنے اس بہتان پر اب بھی اصرار ہو تو میں آپ کو حلف شرعی کے ساتھ وعدہ دیتا ہوں کہ آپ میری کلام میں کوئی ایسا فقرہ (جس میں شیئ خاص جیوبلی پر خوشی نہ کرنے والے کو اتباع نبوی سے خارج کیا ہو اور دعوت جیوبلی کو عین دین اور اس میں شریک نہ ہونیوالے کو خارج از دین کہا ہو) پیش کریں تو میں آپ کو ایک سَو روپیہ انعام دونگا -

اب کہیں تو یہ سو روپیہ میں پہلے ہی مطبع شحنہ ہند میں بھیجدوں **مگر اس میں شرط یہ ہے** کہ آپ کسی معزز و معتبر گروہ اہل حدیث کی ضمانت دیں - اور یہ بھی اقرار کرلیں کہ اگر کوئی ایسا فقرہ ہماری کلام سے آپ نہ نکال سکے تو وہ روپیہ واپس دینگے اور آیندہ شحنہ ہند سے مورچہ اٹھا کر ہم کو اپنے طوفانی گولوں سے امان بخشینگے -

اس انعام و شرط کے مقابلہ میں ہم آپ سے اور کچھ نہیں چاہتے صرف اپنی جان آپ سے چھوڑانا چاہتے ہیں اور ہماری یا انعام بھیجتی ہیں — مرا از خیر تو امید نیست شر مرسان

چوتھے عذر پر شہادت

ہمنے وہ دعوے ہی نہیں کیے کہ آیات و احادیث میں ہم کو جوڑ توڑ کرنے کی کیا حاجت تھی ہمنے امور حسنہ کے صرف جواز کا دعوے کیا تھا سو اسیا ثابت و مدلل کر دکھایا کہ اسوقت تک آپ کو باوجود کثرت حسد و شدت عناد کے اس میں کلام کرنے کا موقع نہ ملا - ہمارے استدلال لفظ عظیم الروم وغیرہ پر جو آپ کو یہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ اس میں اسکے معنے حقیقی عزت و سرداری کے مراد نہیں ہیں بلکہ معنے مجازی ذلت و خواری کی مراد ہے - جیسا کہ ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ میں عزیز سے ذلیل مراد ہے - اس کا جواب (علاوہ اس جواب کے جو آپکے نامہ نگار کراچی نے دیا ہے اور وہ عنقریب منقول ہوگا) یہ ہے کہ باتفاق عقل و نقل ہر ایک لفظ سے وہی معنے مراد لیے جاتے ہیں جو اس کے حقیقی معنے ہوں اور لفظ کو سنتے ہی سمجھ میں آئیں - ایسے معنے کو ترک کر کے

* اس سوال کو ڈاکٹر صاحب غور سے پڑھیں اور انصاف سے کہیں کہ کیا اسکے مضمون میں دعوت جیوبلی سواری ریل کی مثل نہیں ہے اور خانصاحب دہلوی نے اسکو ایسا کہا تو کیا گناہ کیا - افسوس ہے ڈاکٹر صاحب باوصف مخلص اور سمجھدار ہونے کے اشاعۃ السنۃ کا مطلب نہیں سمجھے اور غنیم کے دہوکہ اور حیل کے جال میں پہنس گئے -

© rasailojaraid.com

مجازی معنی اس وقت مراد سمجھے جا سکتے ہین جبکہ حقیقی معنے کے مراد نہ ہونے پر کوئی دلیل یا قرینہ پایا جائے۔ جیسا کہ اس آیت مین جس سے آپ جا لپٹے ہین قرینہ عذاب جہنم موجود ہے یہ مسئلہ ایسا مشہور ہے کہ ادنی و اعلیٰ اہلعلم کو معلوم۔ اور چھوٹے بڑے کتب اصول و معقول مین مرقوم ہے اور جس حالت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطون مین جنہین آپنے اقوام غیر کے بادشاہون کو عظیم کہا ہے ایسا کوئی قرینہ موجود نہین ہے جو لفظ عظیم کے حقیقی اور متبادر معنی سے روکے تو اس سے حقیر اور ذلیل کے معنے مراد لینا کیونکر جائز ہے۔؟

> علامة الحقيقة التبادر والعراء عن القرينة وعلامة المجاز الاطلاق على المستحيل (مسلم)

اس شہادت مین آپکے اس گولہ کا جواب نہ ملا جو پہلے فیر مین آپنے چلایا۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اب مین التماس کرتا ہون کہ اس مذہبی شہادت کی کیا ضرورت تھی"۔ سو یہ ہے کہ اس ضرورت کو ہم شروع مضمون مین بیان کر چکے ہین آپکے آنکھہ پر حسد و عناد کی پٹی بندہ رہی ہے اس لیے وہ آپ کو نظر نہین آئی۔ اب آپ کی خاطر اسکا اعادہ ہوتا ہے۔

رسالہ نمبر ۸ جلد ۹ کے صفحہ ۲۲۸ مین ہم لکھہ چکے ہین "اس مضمون مین دلائل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقعہ پر مسلمانون نے جو کچہ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے۔ صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا **دوسری** یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے۔ صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہ ہو"

تو یہ ہماری استدلال کی وجہ ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کو اس حاسدانہ نکتہ چینی کی کیا ضرورت
تھی اور اس سے بجز اس بغاوت انگیز و تعصب خیز نتیجہ کے کہ آپ گورنمنٹ کو یہ جتاتا ہے
کہ جو اشاعۃ السنۃ میں اہلحدیث لاہور و عام مسلمانان ہندوستان کے اظہار مسرت جوبلی
کا دلی ارادت اور اپنے مذہب (اسلام) کی ہدایت سے ہونا بیان کیا ہے یہ غلط و نادرست
ہے اور حقیقت و نفس الامر میں جو کچھ اہلحدیث یا عام مسلمانوں نے اس موقع پر کیا ہے صدق
دل سے نہیں کیا۔ صرف ظاہری اور منافقانہ طور پر کیا۔ اور گورنمنٹ کو دھوکہ دیا ہے۔
کیونکہ ان کا مذہب ان کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا پھر سچے مسلمانوں سے کیونکر ممکن
و متصور ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہو دل سے کیا ہوگا اور کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ کوئی
ہے تو بیان فرمائیں نہیں تو انصاف سے کہیں کہ اس صورت میں آپ کو حق ہیں خانصاحب
محمد یونس خان نے مضمون جوبلی اور اہلحدیث میں (جو عنقریب منقول ہوگا) یہ قول کہ
ایسے خیال کا آدمی اپنے واسطے ایک دوسری سلطنت تلاش کرے یا دلیپ سنگھ کی پاس
سینٹ پیٹرس برگ کو چلا جائے اور روس کی ہمراہ ہندوستان پر چڑھائی کرے
کہا تو کیا بہت بلا دیا جیسے آپ نے شحنہ ہند ۱۶ ستمبر ۸۷ء میں واویلا کیا ہے۔
ان عذرات پر بھی ہمارے قصور کی معافی اور گولہ باری آیندہ سے ہماری مخلصی نہ ہو
تو ہم آیندہ کسی موقع ادائے شکر و اظہار مسرت و عقیدت گورنمنٹ پر اس قوم (جس میں
اس خیال کے آدمی ہنوز موجود ہیں) ادائے شکر و اظہار مسرت کی صلاح نہ دینگے۔ بلکہ
ماتم کرنے کی وصیت کرینگے اور اس امر کا اظہار و عذر کرینگے کہ اس قوم کے نزدیک غیر مذہب
سلطنت کی مسرت دنیاوی میں شریک ہونا اور اس کے آگے اظہار اطاعت کرنا
جائز نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس گروہ کے مقتدر و مسلم الثبوت مقتدا علماء و فضلاء اس گروہ
سے اپنا اتفاق رای ظاہر کریں اور آپکے خیالات سے ہمدردی کا دم بھریں۔ صرف آپ جیسے
ان پڑھوں کے خیال کو ہم پبلک (تمام قوم) کی رای نہیں سمجھتے اور نہ صرف آپکے خیالات

© rasailojaraid.com

مفسدانہ کی پردیجی قوم کو معرض ہلاکت وادبار مین ڈال سکتے ہین - والسلام مع الاکرام -

ان تیرون اور گولون کے جواب مین ہمسی پہلے ہمارے دوستون اور قوم کے خیرخواہون نے بہی ہاتہہ دکہاے ہین اس مقام مین ان کے سنان بیان کا چمکار او کہانا بہی خالی از لطف نہ ہوگا -

سب سے پہلے ہماری نوجوان اور باخبر دوست محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے غنیم کے پہلے فیر کے جواب مین قلم کا نیزہ اٹھایا اور یہہ فرمایا ہے جو شحنہ ہند ۲۴ جولائی ۹۷ء مین چہپکر شائع ہوا ہے -

جیوبلی اور اہل حدیث

بخدمت - ایڈیٹر صاحب اخبار شحنہ ہند سلمہ

جناب من - مین نے ایک عرصہ سی اخبارات کی میدان مین اپنے قلم کو جولان نہین کیا وجہ یہہ ہے کہ بہت سی خانگی جہگڑون نے ایسا گہیر اجنکو مین نے دین کے واسطے لازمی خیال کیا تہا جنکی وجہ سی بہت کم فارغ البالی اور فرصت نصیب ہوئی مگر ۱۷ جولائی کے شحنہ ہند دیکہنے سے اس مضمون کے لکہنے کو قلم ہاتہہ مین لینا پڑا - مین یہ نہین کہتا کہ راقم مضمون باہم سرخی مضمون نے اپنا مضمون بدنیتی سے تحریر کیا ہے یا انکو ملکہ معظمہ کی سلطنت سے خیرخواہی نہین ہے تاہم اون کی راے میرے نزدیک ہرگز قابل عمل نہین -

مین رسالہ اشاعۃ السنہ سی جسمین جشن جیوبلی کی نسبت اظہار خوشی کیا گیا ہے حرف بحرف متفق ہون اگرچہ مجہکو اختلاف طریق اظہار خوشی سے ہے تو یہہ کہ بہت زائد الفاظ اور مضمون اظہار جوش خیرخواہی کے واسطے صرف کرنی چاہیے تہی جو کی گئی - یہہ ہمارے دلی جوش کا تقاضا ہے جو کتنی ہی خوشی منانے پر بہی ہم کو برانگیختہ کرتا ہے کہ کاش اور زاید اظہار مسرت ہوتا حقیقت مین مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اہل حدیث کے فرقہ مین پہلے وہ شخص ہین جو زمانہ کی رفتار سے واقف ہوئے ہین -

* اس فقرہ سے ہمکو افسوس کے ساتہہ اختلاف ہے جسکی وجہ بدلل ہو چکی ہے اور خاتمہ مضمون مین اور بہی مدلل ہوگا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور نیز بہ اسلام کی رو سے ہمارے اور گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے تعلقات کو سمجھ بین اور ظاہر کیا ہے مگر یہ ایک ایسی چیز ہے جسمین اختلاف ہوتا ہے خدای تعالی کے وحدت میں اُس کے پاک مذہب کی حقیقت مین اور بعد اس کے سنت کی پیروی مین سب مین ہی اختلاف ہوا ہے ان مین وہ کونسا قضیہ ہے جو ہر فرد بشر کا مسلمہ ہو؟ لہذا مین انکم صاحب کو الزام مخالفت ٭٭ کا نہین دیتا لیکن اس مین شک نہین کہ یہ موقعہ ایسے اختلافات کے اظہار کا ہرگز نہین جبکہ تمام ملکون اور تمام مذاہب کر رہا یا حضور ملکہ معظمہ کی پنجاہ سالہ جشن مین اظہار مسرت کر رہے ہین کیا صرف فرقہ اہلحدیث کا ایسا ناسپاس اور خیرہ ہو جاوے کہ اظہار خوشی سے سکوت اختیار کرے ٭٭٭ بہتر ہے کہ ایسے خیال کا آدمی اپنے واسطے ایک دوسری سلطنت تلاش کر لے یا دلیپ سنگہ کے پاس سنیٹ پیٹرز برگ کو چلا جاوے اور روس کے ہمراہ ہندوستان پر چڑہائی کرے - اجی حضرت! این خیال است و محال است و جنون - اگر درحقیقت تمہارے نزدیک ہندوستان دار الحرب # ہے تو اس مین کیون رہتے ہو کیا کلام اللہ مین اون لوگون کی نسبت جو دار الحرب مین رہکر کسی ایک رکن اسلام سے باز رہتے ہین مذمت نہین آئی ہے قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا - یعنے بعد مرگ فرشتہ اون لوگون سے دریافت کرین گے کہ کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اوس مین کسی اور طرف چلے جاتے اور تمام ارکان ادا کرتے یا اگر آپ کے دست و بازو مین قوت ہو جہاد # کیجئے مگر یاد رکہیے کہ ایسے صاحب کا ساتھ دو ایک ہی دینگے اور مین اور میرے ساتھی تو ڈنکہ کی چوٹ سے بادشاہ وقت کا ساتھ دینگے گو ہم سے کچہ ہو سکے یا نہ ہو سکے مگر اپنی طاقت کے موافق باز نہ رہینگے میرے نزدیک ایسے خیالات کے تمام آدمی خواہ اہلحدیث ہون یا مقلد سنی ہون یا شیعہ ہندو ہون یا مسلمان مولوی ہون یا جاہل اپنا بوریا بدہنا لیکر ہندوستان سے روس کو یا ملک عدم کو تشریف لیجاوین - اور ہندوستان گورنمنٹ ملکہ معظمہ اور اس کے

٭٭ اس مضمون مین بہی سخت غلطی ہے -

٭٭٭ بہت ٹہیک کہا ہے -

یہ اس اعتراض کا ملزوم ہے کہ مسرت الفتوحات پنجاہ سالہ گورنمنٹ کے جواز پر مذہب اور شریعت کی شہادت کیون لائے جسکا مفہوم یہ ہے کہ اسپر مذہب کی شہادت پائی نہین جاتی اور یہ کہنا اس کہنے کے برابر ہے کہ ہندوستان دار الحرب ہے - ڈاکٹر صاحب محاکم اور غنیم مضمون جوبلی و اہلحدیث "منہ" جو شحنۂ ہند ماہ اکتوبر شنہ ۸۷ کے راقم اسکو غور سے پڑہین - مگر ساتھ ہی اس کی "انتقاد" بہی ملاحظہ فرمائیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خیر خواہون کے واسطے خالی کر جاوین چشم ما روشن دل ما شاد ورنہ ہمسے دو دو ہاتھ کر لینگے
ملکہ معظمہ کے خیر خواہون کو تو گزند پہونچ چکا البتہ وہی اپنی جان سے ہاتھ دہو دینگے ۔
(حضرت مین پٹھان ہون معاف کیجیے اگر کوئی جنگ آوری کا لفظ مونہہ سے نکلجاوے
قومی طبیعت سے مجبوری ہے اور سچ یہ ہے کہ اپنی ملکہ کی خیر خواہی کے واسطے جس کی
سلطنت مین لکہوکہا فوائد ہم کو حاصل ہوئے ہین اپنی جان کہو دینے یا بدخواہ کی
جان لینے کو اپنا فخر سمجہتے ہین) وہ لوگ اگرچہ ہمارے بزرگ یا قرابتی ہون بیوقوف
اور ناداں تہے جنہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر کو برپا کیا تہا اصل بات یہ ہے کہ وہ ہماری
طرح اس سلطنت کے فوائد سے واقف نہ تہے مگر منجملہ اور جاہلانہ خیالات کے یہ خیالات
بہی اون کے ساتہہ قبرون مین دفن کر دیے گئے یا مرگہٹون مین جلا دیے گئے جو
شخص کبہی کسی اہلحدیث اور فرقون رعایاے ہندوستان سے خیر خواہی انگلش گورنمنٹ
مین کم ہے وہ محض ناواقف ہے اور اگر کوئی ایک آدہ شخص اپنے زعم مین اہلحدیث ہے
اور فرضاً خیالات گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے خلاف رکہتا ہے تو وہ اہل حدیث کے حق مین
کانٹے بوتا ہے اور دوستی کے گمان مین دشمنی کرتا ہے مجہکو بتلادے کہ دنیا مین وہ
کون ملک ہے جس مین برٹش گورنمنٹ کے طور پر آزادانہ اس فرقہ کی تعلیم کی اشاعت ہو
اور جس مین تمام رسوم مذہبی کے برتاؤ کی کہلے طور پر اجازت ہو بہتر ہے کہ وہ شخص اگر موجود
زمانہ مین جہاد کو ضرور سمجہتا ہو اور ہندوستان کو دار الحرب قرار دیتا ہو تو پہلے دنیا سے
جہاد کرکے برٹش گورنمنٹ کو قصوروار قرار دے (حضرت اکیلا چنا بہاڑ کو نہین پہوڑتا)
اگر بفرض محال ہندوستان دار الحرب ہے تو دنیا مین دار الاسلام کون ملک ہے مسلمانون
کی دو تین ریاستین رہ گئی ہین جن مین وہ تو ترمین مین ہے کہ خدا کی پناہ اور وہ نفاق
ہے کہ الامان اور ایک چراغ ہے کہ اب گل ہوا اب گل ہوا ۔ ایک جہاز کا تختہ رہگیا ہے
جو اب ڈوبا اب ڈوبا ۔ بڑا اسلام کا اگر آپکو جوش ہے تو ان سلطنتون کو جا کر سنبہالیے

* خانصاحب مین بہی آپ کے ساتہہ ہون چنانچہ رسالہ اقتصاد کے صفحہ (۲۴۲) مین یہ مضمون لوٹ ایا کر چکا ہون ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقولے - "اول خویش بعد درویش" - بہتر ہے کہ وہ صاحب افغانستان مین سنت کی پیروی کا وعظ کہین یا مکہ معظمہ مین حدود شرعی کو جاری کرین یا بخارا مین جو ایک مسلمانی ریاست روس کے ماتحت ہے اپنے کو غیر مقلد ظاہر کرین حضرت اس صورت مین یا تو آپ کا ہاتھہ یا کان یا ناک نہ ہوگا یا آپ خود نہ ہونگے برٹش گورنمنٹ ہی مین آپ کی ترکی چلتی ہے اور جگہہ کیا مجال جو آپ اپنی زبان تک ہلا سکین اخبار مین مضمون لکھنا چیز دیگر ہے گو دو ایک سلطنتون مین مثل فرانس و امریکا برٹش گورنمنٹ کی سی آزادی ہے مگر یہ بات صرف ان کے پایہ تخت کی ملکون تک موقوف ہے اگر ان کا برتاو مفتوحہ ممالک کے ساتھہ دیکھیے جو غیر مذہب ہین تو برٹش گورنمنٹ پر بہولکر بھی اعتراض نہ کیجیے شاید بعض ناواقف آدمی میرے اس بیان کو خلاف واقع سمجھین مگر جو لوگ واقفکار ہین وہ داد دینگے

ہم اپنی ملکہ اور مہربان کی خوشی سے کیونکر نہ ساتھہ ہون - کون ملکہ؟ جسکو ہماری آزادی مثل اپنے عزیزون اور قریبیون کی آزادی کے عزیز ہے - کون ملکہ؟ جس نے ہماری شوخ چشمیون اور خیرہ سریون کو بالکل اپنے دل سے فراموش کرکے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد پہر ہم کو خط آزادی دیا اور جس نے اپنی ایک نگاہ عنایت اور ایک دستخطی فرمان سے ہمارے گناہون کو معاف کیا ہماری جائدادین واپس دین جس نے ہم سے وعدہ کیا کہ مین تمام مذاہب اور تمام اصولون کے رہنماؤن کو ایک نگاہ سے دیکہونگی اور وہ ہم کو کرکے دکھا دیا - وہ ملکہ جس نے ہمارے نزاعات کو انصاف کے ساتھہ رفع کیا اور روزمرہ کی کشت وخون اور بدامنی اور ظلم و زیادتی کو پردہ ہند سے نابود کر دیا - وہ ملکہ جس کے سایہ عاطفت مین درحقیقت شیر بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین - شیر کون ہے؟ قوم فاتحہ بکری کون ہے؟ ہم ہندی - واقعی منشائے قانون کے نزدیک گورے کالے کا ایک درجہ ہے ہماری ملکہ کے روبرو ہرگز عیسائی - مسلمان ہندو - یورپین - انڈین - انگلش مین فرق نہین ہے - اگر تم کچھہ فرق دیکھتے ہو تو یہ صرف ہمارے اعمال کی سزا ہے - کیا تم ایماندار ی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے کہہ سکتے ہو کہ تم برٹش حکومت کے ایسے ہی خیر خواہ ہو جیسے ایک انگریز۔ شاید تم مین سے بہت سے لوگ ایسے ہون مگر زیادہ معدودے چند نہین ہین۔ مین یہ نہین کہتا کہ تم سب بدخواہ ہو مگر تم مین بدخواہ بھی ہین اگرچہ وہ بہ نسبت خیر خواہون کے کمزور ہون۔ یا بے بسی کی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکتے ہون اور اکثر لوگ بلاشبہ ایسے ہین جو اگرچہ بد خواہ نہین خیر خواہ بھی نہین وہ کہتے ہین کہ برٹش گورنمنٹ اور کسی اور گورنمنٹ مین ہمارے نزدیک کچھ فرق نہین۔ ہم کو کیا غرض جو بمقابلہ دشمن برٹش کا ساتھ دین یا دشمن کا۔ ہمارے نزدیک دونون ایک سے ہین۔ جب تم مین سے اکثر کے یہ خیالات ہین اور بعض کے وہ تو پھر فرمایے کہ آپ پر حکومت کیونکر اطمینان کرے؟ کیونکر تم کو فوجی عہدے دے کیونکر تم کو والنٹیری کا اعزاز عطا فرماوے؟ کیونکر ذمہ داری کے کاروبار تمہارے سپرد کرے؟ اصل بات یہ ہے ع رموز مملکت خویش خسروان دانند * گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش۔ اگر غور کامل کیا جاتا ہے تو یہ مضمون ٹھیک ٹھیک ثابت ہوتا ہے درحقیقت ہمارے حکمرانون کے گرد ایسے اسباب جمع ہین جو وہ سوا اس کے جو کر رہی ہین کچھ کر نہین سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ سول سروس کے دروازے اب تک تمہارے واسطے بند رکھے گئے ہین یہی وجہ ہے کہ تم کو کمانڈر انچیف نہین کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم کلکٹر کمشنر لفٹنٹ گورنر نہین ہو سکتے۔ تم مین قابلیت نہین اور اب قابلیت پیدا ہونے لگی ہے تو کمیشن تحقیقات کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔

انگریزی گورنمنٹ تو ایک غیر قوم کی سلطنت ہے مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ اپنی سلطنت کے ساتھ تم نے کیا خیر خواہی کی؟ کیا ہمین مین سے بعض نمکحرامون نے وقتاً فوقتاً بادشاہ وقت سے بغاوت اختیار نہین کی تھی؟ کیا ہمنے آپ اپنی سلطنت کو نہین کھویا ہے۔ یا اس مین کسی اور کا قصور ہے۔ مین تمہارا عیب ظاہر کرتا ہون مگر تم اسکو سنکر ناراض نہ ہونا ع کہ داروی تلخست دفع مرض۔ اصل بات یہ ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تم مین خیر خواہی سلطنت وقت (خواہ وہ مسلمان ہو یا کوئی) اور اتفاق کی صفت باقی نہین رہ
گئی - ہمیشہ تم نے آپ ہی ایک سلطنت کی بنا ڈالی ہے اور پھر آپ ہی اوسکی جڑ کو ہلایا ہے
اور اس مین تزلزل پیدا کیا ہے جتنے ہی خلافت کی بنیاد ڈالی پھر ہمین نے اسکو سلطنت
سے بیجا طور پر بدلا (مین اسوقت صرف مسلمانون کا تذکرہ کر رہا ہون مگر اہل ہنود کے
حالات بھی قریب قریب ایسے ہی ہین اگر کوئی انکار کرے گا تو مین اوسکو بھی ثابت کر دونگا)
مگر پہلے نام خلافت کا نام رہا پھر ہماری حماقت نے مروانیہ کو عباسیہ سے تبدیل کیا بعض
لوگون نے گمان کیا کہ یہ تبدیلی اسلام اور مسلمانون کو مفید ہوگی مگر بہت جلد یہ گمان غلط
ثابت ہوا اگرچہ باسم ایک صورت متحدہ سلطنت اسلام کے قائم تھی پھر مختلف ممالک کی
خود غرض مالکون نے (دو تین ہی پشت عباسیہ سلطنت کو قائم رہے ہونگے نہین)
اپنے استقلال کا رفتہ رفتہ دعوی کرنا شروع کیا - خلیفہ مامون (جو عباسیہ مین ایک
شاندار بادشاہ تھا اور ہارون رشید کا بیٹا تھا) کے ہی وقت مین یہ بات شروع
ہوگئی اور رفتہ رفتہ شائع ہوتی گئی - یہان تک کہ آخر وقت مین بالکل خلافت برائے
نام مثل بہادر شاہ کی سلطنت کے رہ گئی تھی - اور ترکون کے بادشاہ وقتاً فوقتاً مختلف
صوبہ پر او سپر متصرف ہوتے رہے اور یکے بعد دیگرے خلیفون کو از خود عزل و نصب کرتے
رہتے تھے - اگرچہ برائے نام بعد ایک بادشاہ کے مرنے کے خلیفہ کیطرف سے اوس کے بیٹے
یا بھائی کو [illegible] فرمان ایالت عطا ہوتا تھا - پھر جب کبھی خلیفہ سے مخالفت ہو جاتی
تھی فوراً [illegible] انہین کے خاندان مین سے دوسرا خلیفہ قائم کر لیا جاتا تھا جو
پھر [illegible] فرمان حکومت بنام ترک بادشاہ کے صادر کرتا تھا (یہہ ترک بھی مسلمان
ہی تھے اور ان کے بہت سے قصے اور واقعات اسلام کی تواریخ مین درج ہین) یہان
تک کہ اسی باہمی اختلاف اور نزاع کی وجہ سے آخر زمانہ مین بت پرست مغل ان پر
غالب آگئے اور خلافت کی دیوار کو بالکل گرا دیا - اور مدت تک چنگیز خان کا خاندان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کے ملکون پر متصرف رہا اور یہ پہلی بار تھی کہ کسی غیر مذہب قوم نے اسلام کے ممالک
کو فتح کیا۔ مگر خدا تعالے کے انعام کو جو مسلمانون پر تھا (اور جس کی مسلمانون نے
ہمیشہ ناشکری کی) دیکھیے کہ چنگیز خان کا پوتا اور اس کے ساتھ اوس کے بہت سی قوم
برغبت خود مسلمان ہوگئی اور اس طور پر پھر از سر نو سلطنت اور دبدبہ اسلام کا
ممالک مین قائم ہوا مگر آپس کی نا اتفاقی کو ہمیشہ ترقی رہی یہان تک کہ وہ حال ہوا
جو ہم دیکھ رہے ہین۔ اگر صرف ہندوستان کے مسلمانون کا دیکھیے جنکا ذکر ہے تو وہ اوس
بھی بہت بڑا مگر ہین۔ آٹھ سو برس مین کم و بیش پینتیس بادشاہ صرف دلی کے تخت پر بیٹھے
اور سات خاندان سے زاید تبدیل ہوئے جنمین نصف سے زاید باہمی لڑائی سے مارے
گئے۔ اگر خانہ جنگیون کا حساب کیا جاوے جو صرف مسلمانون مین ہوئین تو چھوٹے
بڑے بیشمار پاؤگے کتنے بھائی بھائیون سے لڑے کتنے بیٹے باپون کے مخالف ہوئے
سب مین بڑا امن عہد مغلیہ کا تھا اگر سلسلہ وار ان لڑائیون کو دیکھیے جو اون کے وقت
مین خاص مفتوحہ ممالک مین پیش آئین تو تعجب ہوتا ہے۔ ہمایون کے بھائیون اور
اوس سے خون ریز لڑائیان ہوئین۔ **بیرم خان** اکبر کے باپ کا معتمد سپہ سالار نے
آخر عمر مین اکبر سے بغاوت اختیار کی۔ **جہانگیر** اکبر کا بیٹا اپنے باپ سے لڑا اور باغی
ہوکر الہ آباد اودہ بہار پر قبضہ کیا۔ جہانگیر کے بادشاہ ہونے پر سب مین پہلے ان کے
بڑے بیٹے **خسرو** نے بغاوت اختیار کی جسکو جہانگیر نے **گرفتار** کرکے دائم الحبس
کردیا۔ پھر آخر عہدہ جہانگیری مین اوس کے چھوٹے بیٹے شاہزادہ **پرویز** نے (جو بالآخر
شاہ جہان ہوا) بغاوت کی۔ اور **باپ** کے تمام ارادون کو پست کردیا مختلف مواقع
مین اوس کے لشکر کو شکست دی یہانتک کہ جہانگیر بادشاہ نے دنیا سے کوچ کیا اور شاہ
جہان تخت پر قابض ہوا اور اپنے **بھائیون** کے ساتھ جس **بیرحمی** سے پیش آیا
وہ مشہور ہے اوسکی اخیر عمر مین **اورنگ زیب** نے اپنے بھائیون سے لڑائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شروع کر کے اونہین فتح پائی اپنے بڑے بہائی کو قتل کیا - باپ اور دوسرے بہائیون اور بھتیجون کو قید کیا جو اوسی مین تمام ہوئے اوس کے بیٹون نے بعد عالمگیر کے دنیا سے کوچ کرنے کے موروثی طریقہ خانہ جنگی کا اختیار کیا اور ان کے بعد انکی اولاد لڑتی رہی محمد شاہ کے وقت مین نادر شاہ ایک مسلمان بادشاہ نے دوسری مسلمان سلطنت کو تاراج کیا پہر احمد شاہ ابدالی نے حملے کیے چند لوگون کو بادشاہ نے دہلی نے صوبون پر عامل کیا تہا اونہون نے یکے بعد دیگرے خودسری اختیار کی اور تمام سوابق احسانات کو فراموش کردیا - بادشاہون نے لہو ولعب مین نوکرون پر اطمینان کیا نوکرون نے نمک حرامی کا شیوہ اختیار کیا - غرض اسطور پر یہ بہی سلطنت کہو بیٹھے -

آپ انگریزون کی تاریخ پر غور کرو مدت دراز سے ایک خاندان مین شاہی چلی آتی ہے کبہی تم ثابت نہ کر سکوگے کہ ان کے کسی ملازم نے دوسرے بادشاہ سے رشوت لیکر اپنے ملک کو نقصان پہونچایا ہو - کبہی ملکہ معظمہ کو پرنس آف ویلز کی طرف سے کسی قسم کا دغدغہ نہین نہ پرنس آف ویلز کو اپنے بہائیون سے بعد ملکہ معظمہ کسی قسم کا خوف ہے نہ گورمنٹ ملکہ معظمہ کو لارڈ دفرن گورنر جنرل ہند سے یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے استقلال بادشاہت کا خیال بہی دل مین لا سکین گے بہت کم بادشاہ انگلستان مین ایسے ہوئے ہین جو معزول ہوئے ہون یا اپنی قوم کے ہاتہون مارے گئے ہون جب مین نے تمہاری قومی طبیعت اور انگلستانیون کی قومی طبیعت کو نہایت شرح طور پر بیان کیا پہر کہو کیون کر تیرا اطمینان کیا جاوے - مگر ہان اپنے عادات بدل ڈالو اپنے خیالات بدل لو پہر دیکہو تم کو کیا کچہ نہین ملتا - اگر آج کے دن یورپ مین ہاتہون مین انتظام نہ ہوتا تو ہرگز یہ صورت ہندوستان کی نہ ہوتی - مین یہ نہین کہتا کہ انگریزی حکومت مین کوئی نفع* نہین ہے - نہین بہت سے نقائص اس سلطنت مین اصلاح طلب ہین مگر مقابلہ اور

* شاید صحیح لفظ نقص ہے جو کاتب نے بدل دیا ہے ایسی ہی بہت غلطیان اس مضمون مین موجود ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلطنتون کے بہت کم باوجود اسکے ہمارے واسطے دروازے ہر قسم کی فریاد کرنے کو کھلے ہوئے
ہین۔ ہماری اخبارات آزاد ہین ہمکو عرائض بھیجنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ نہایت باضابطہ
طور پر ہماری ہر ایک التجا کا جواب ملائم الفاظ مین دیا جاتا ہے (خواہ وہ ہماری منشا
کے خلاف ہی ہو) ہمارا کام ہے کہ استقلال کے ساتھ اپنے اغراض کی پیروی کرین اور
سچے دل سے اپنی ملکہ اور اُسکی سلطنت کی خیرخواہ ہون ہمکو سب کچھ ... ملے
بالکل باپر سون اور اگر فرضاً ایک دو ہماری خواہشات بالکل بجا ہین مگر گورنمنٹ مین
منظور نہین ہوتین اس مین ہماری مہربان ملکہ کا قصور نہین ہے بلکہ وہ تو اسوجہ سے
معرض التوا مین ہین کہ خود ہماری قوم مین ان کے بابت اتفاق نہین ہے یا دو ایک
منتظمون کا قصور ہوتا ہے جس کی ملکہ معظمہ ذمہ وار نہین ہو سکتین کیونکہ وہ تمام منتظمون
اور اپنے ملازمون کو ایک خیال کا نہین کر سکتین۔ تاہم عموماً اصول سلطنت دیکھنا
چاہیے کہ کسطرف راجع ہے۔ کون ملکہ؟ جس کے دبدبہ اور سطوت سے کیا مجال جو کوئی حاسد
خواہ وہ پردہ دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ ہی کیون نہ ہو ممالک ہند کیطرف آنکھ اوٹھا کر
دیکھ جائے۔ جس طرح ہماری اندرونی دشمنون سے ہم کو محفوظ رکھا ہے اسی طور پر بیرونی
دشمن کے واسطے بھی اپنے رعب کی سد سکندری قائم کر دی ہے۔ بحری راہ سے تو ایک مدت
مدید تک کسی دشمن کے حملہ کا خوف ہی نہین ہے کیونکہ ہماری گورنمنٹ کی بحری قوت بہت
مضبوط ہے خشکی کیطرف البتہ خرس روس کبھی ہاتھ پانو ہلا کر آگے کو بڑھنا چاہتا ہے۔
مگر جسوقت شیر انگلستان دہاڑتا ہے تو کان کھجاتے ہی بنتی ہے۔ گو اپنے مکر سے وہ کسیوقت
غافل نہین۔ پھر بھی ایک لفظ اپنے قصد کا اظہار مین مونھ سے نہین نکال سکتا۔ اور
جس امر کی نسبت ہماری گورنمنٹ آمادگی ظاہر کرتی ہے اوسکو منظور ہی کرتے بنتی ہے
گو دفع الوقتی ہی ہو۔ اور خواہ کچھ ہو ہماری گورنمنٹ دشمنون کے گمان کے موافق ہرگز
لقمہ چرب نہین ہے یہ وہ گورنمنٹ ہے جو دنیا کی بڑی بڑی جرار سلطنتون پر اپنی تدبیرون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے غالب آتی ہے۔ گو موجودہ پالسی ہماری گورنمنٹ کی صلح کل ہو اور حتی المقدور کسی مذہبی گروہ سے بگاڑنا پسند نہیں کرتی ہے مگر پھر بھی تلوار ہاتھ میں لیتی ہے تو بہت کم بدون کامیابی اُسکو نیام میں کرتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تمام جنگیں برٹش گورنمنٹ کی حق پر ہوتی ہیں۔ نہیں بلکہ ممکن ہے کہ منتظموں کے حماقت یا لالچ سے یا اور وجہ کبھی اوسکو جنگ کرنا پڑتا ہو مگر تاہم میں دو ہزار موقع تم کو ایسے دکھا سکتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ انہیں ظلم کو دخل دے تو بدون ایک پیسہ اور ایک جان کے نقصان کے بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتی ہے مگر خود لاکھ عمدہ صفتوں میں ایک عیب بھی پا کر بہت جلد اوسکو افشا کرنے پر آمادہ ہو جاوے گا اگرچہ منصف ایسا نہیں کر سکتا۔

بیشک برٹش حکومت میں بہت سی خوبیاں ہیں اور بہت معائب ہیں مگر خوبیاں اوسکی بالاتفاق معائب پر غالب ہیں ؏ جسو در احبہ کنم کو ز خود بہ بیخ درست + در حقیقت کثرت محاسن اور قلت معائب میں بردہ دنیا کی کوی سلطنت برٹش گورنمنٹ سی بڑھکر نہیں ہے البتہ جبر میں کوئی نقص نہ ہو وہ صرف ایک بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ خداوند حق جل و علا ہے سوائے اسکے ممکنات میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں کچھ نقص نہ ہو پس اگر گورنمنٹ انگریزی بھی اس سے بری نہ ہو کیا تعجب ہے۔

وہ ملکہ کیسی ہے؟ وہ ملکہ ایسی ملکہ ہے جسکی سلطنت دہریہ۔ بت پرست۔ موحد۔ عیسائی ہندو۔ مسلمان۔ پارسی۔ یہودی۔ بودہ۔ انگریز ہندوستانی۔ اسٹریلین۔ افریکن افریقین۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش شودر۔ شیخ۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ اور دوسری قومیں جو ان سے کم درجہ سمجھی جاتی ہیں۔ نیچری کیچری۔ آریہ سماج۔ اور برہمو سماج۔ سنی اور شیعہ۔ نئے خیالات والے پرانے خیالات والے مقلد اور غیر مقلد۔ لبرل کنسرویٹیو۔ پارنل کا فرقہ اور ہارٹنگٹن اور چیمبرلین کا گروہ۔ غرض تمام دنیا کے موافق اور مخالف گروہ اور فرقے یکساں اس سے اظہار اطاعت کرتے ہیں اس کے ہاتھ سے

\# ایسا ہی تحفہ ہند میں ہے۔ مگر عبارت یہاں کچھ مختلف ہے جس سے مطلب میں کچھ فرق واقع ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی نالان نہین اور نہ کسیکو تل رکھنے کی مجال تاکہ اس ذات ستودہ صفات پر حرف تک
خلاف کہہ سکے۔ گو اس کے اختیارات وسیع ہین۔ دم مین کسی قانون کو منسوخ کر سکتی ہے
ملک کے انتظام کو دگرگون کر سکتی ہے۔ کیسا ہی مجرم ہو اوسکو رہا کر سکتی ہے پارلیمنٹ کو موقوف
کر سکتی ہے اوسکی خواہشون اور قوانین کے مسودون کو نامنظور کر سکتی ہے۔ وزارت
کو تبدیل کر سکتی ہے مگر باوجود ان سب اختیارات کے کبھی نہ سنا ہو گا کہ کسی اپنی کارروائی سے ملکہ نے
کسیکا دل دکھایا ہو۔ البتہ یہ سو بار سنا ہو گا کہ ادنی ادنی اپنی رعایا کے درد مین ہمدردی کرتی ہو اور اپنے ایک
ایک خدمتگار کی عیادت کو بذات خود تشریف لیجاتی ہے۔ اپنے اور پرائے چلانے والے کے لحاظ سے معاف کرتی ہے کوئی افسوسناک
زلزلہ کا خواہ آتش زدگی کا کسی ملک مین پیش آوے جس مین کسی جان کا ضرر ہوا ہو خواہ
وہ اس کے حدود ملک مین ہو یا خارج فوراً ہمدردی کی تار برقی بھیجتی ہے اور ایسا رنج
کرتی ہے جیسے ماں دلسوز اپنی اولاد کے ساتھ جب ایسی شفیق ملکہ پروردگار نے ہماری
خوش قسمتی سے ہماری سلطنت کیواسطے بنائی ہے تو بتایے کہ عقلاً و عرفاً و شرعاً کیون نہ
ہم اوسکی خوشی کو اپنی خوشی سمجھین اوس کے رنج کو اپنا رنج نہ تصور کرین اگر ہم ایسا
نہ کرین تو ہم پر نفرین ہے **تعجب** ہے مسلمانون! کہ جب تم اپنے کو ایک بہت سچا
آسمانی مذہب کا پیرو فرقہ ظاہر کرتے ہو پھر ایسے ناشکر گذار بعض وقت بننا چاہتے ہو
کیا تمہارے علم و یقین کے موافق یہ خدا کا کلام نہین ہے هل جزاء الاحسان الا الاحسان
فبای الاء ربکما تکذبٰن (کیا ہے بدلا احسان کا بجز احسان۔ پس تم کون سی ایک نعمت اسم
تعالی کی جھٹلاتے ہو؟) اوس شخص نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے جسکو تم خدا کا پیغمبر
کہتے ہو من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ (جس نے لوگون کا شکر نہ کیا اوس نے خدا کا
شکر نہ کیا) اور اس کے سوا خدا اور اوسکے رسول کے بہت سے فرمان ہین جن سے افسوس ہے کہ تم غافل ہو
اور اسیوجہ سے تم روز بروز تنزل کی حالت مین ہو۔
علی الخصوص افسوس ہے تمہاری حالت پر اے وہ فرقہ جو اپنے کو اہلحدیث

تھوبیگ

© rasailojaraid.com

ظاہر کرتے ہو کہ جس گورنمنٹ نے تم کو آزادی بخشی ۔ جو روز بروز تم کو اپنے عقیدہ کے اظہار کی ڈگریاں دیتی ہے ۔ تم کو اجازت دیتی ہے کہ تم کھلم کھلا اپنے طریقہ کو حق کہو ۔ اور اپنے حکمران کے مذہب کی تردید کرو ۔ تم جہاں چاہو آمین آواز سے کہو جب چاہو رفع یدین کرو ۔ اپنے کو اہلحدیث کہو ۔ غیر مقلد کہو ۔ شارع عام پر وعظ کہو اپنی تائید میں رسائل واخبارات شائع کرو ۔ گورنمنٹ کی حکمت عملی پر اعتراضات کرو تمہارے نام کو وہابی لکھنے سے اپنے کاغذات میں ممانعت کرتی ہے ۔ تمہارے قصوروں کو معاف کرتی ہے ان سب احسانات پر اگر تم اوسکی حقیقی خیر خواہی کے اظہار میں قاصر ہو تو تم کو کیا کہا جاوے ۔

صاحب مضمون مابہ البحث نے تحریر فرمایا ہے کہ جوبلی میں جو لاہور کے اہلحدیث نے شرکت کی اور کھانے کھلائے اور اڈریس تیار کر کے حضور ملکہ معظمہ میں ارسال کیا یہہ بھی بدعت ہے اس سے نہایت ہنسی آتی ہے اور عام مسلمان خصوصاً اون میں مولویوں کی سمجھ کا اندازہ ہوتا ہے ۔ بہلا کجا بدعت کجا جشن جوبلی ؟ ”این از آسمان وآن از ریسمان“ بدعت میں قیدفی امرنا ہذا کی بہی تو ہے نہ کہ میں بہی بدعت اور آپ بہی بدعت ہندوستان کی سکونت بہی بدعت ۔ ململ اور خاصہ کا پہننا ۔ بگہی اور ٹمٹم اور ایسی ہی سواری میں بیٹھنا ۔ علی الخصوص ریل میں یا دخانی جہاز میں سب بدعت ہوجاوین ۔ پہر حضرات اخبار میں مضمون لکھنا کب بدعت سے خارج ہوسکتا ہے ایسے امر میں ذرا تعمق سے نظر چاہیے تاکہ فرق معلوم ہو ع ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ۔ یہ کون کہتا ہے کہ آپ ملکہ معظمہ کو خلیفہ اسلام کہیے یا مذہبی معظم سمجھیے مگر آپ فرمایے کہ آج کل آپ کس کو خلیفہ اسلام کا خطاب دے سکتے ہیں ؟ جو بیچاری ملکہ انگلستان ہی اس سے مستثنا ہیں یا آپ ثابت کیجیے کہ بعد عمر ابن عبدالعزیز کے از روے آپکے اعتقاد کے خلافت کی شرائط کا کون جامع ہوا ہے اور کیا یہ ضرور ہے کہ اگر کسی محسن کا شکریہ ادا کیا جاوے تو وہ خلیفہ

* علیم نے قیسری فیلڈ میں دعوت جوبلی کا علیٰ دین ہونا از خود بنا کر اسکو داخل بدعت کیا اور زبردستی احسن فنا کا مصداق بنادیا ہے ۔ ہمنے دعوت جوبلی کو صرف جائز کہا ہے لہذا وہ امرنا میں داخل نہیں اور نہ بدعت ہے ۔ ان باتوں کو ڈاکٹر صاحب نے بہی نہیں سمجہا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام ہی ہو؟ کیا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان عمومیت پر دلالت نہیں کرتا یا معظم از روے لغت اسی کو کہیں گے جس کی از روی مذہب تعظیم کی جاوے؟ معظم وہ ہے جسکی تعظیم کی گئی ہو خواہ میں ہوں خواہ آپ یا کوئی ہندو یا مجد پس کیا ہمارا خدا سچ کہنے میں مواخذہ کرے گا۔ کیا ملکہ وکٹوریہ از روی لغت معظم نہیں ہیں۔

آخر میں میں حضرت ظہیر الاسلام محبوب **احمد صاحب** رامپوری سے معافی چاہتا ہوں اسوجہ سے کہ یہ مضمون اون کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ مگر واضح رہے کہ آپ اور تم کے خطاب میں میرے مخاطب حضرت موصوف نہیں بلکہ تمام فرقہ کے لوگ ہیں اس وجہ سے وہ یہ نہ خیال فرماویں کہ اس مضمون پر صرف میرے خیالات ہی پر حملہ کیا گیا ہے۔

آخر میں خدا یتعالی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو ایسی آنکھیں دے جو زمانہ کی رفتار کو دیکھیں اور ہمکو ایسی توفیق دے کہ اپنے قدیمی تعصبات سے باز آویں۔ اور اپنے محسن کا شکریہ دل وجان سے ادا کریں۔ آمین۔

مکرر اینکہ مینے اس خط میں واقعات کا صرف مجمل اشارہ کیا ہے اگر مفصل لکھنا چاہوں تو خاص ان ہی مطالب پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں نے اپنی حالت سلطنت میں جو غلطیاں کی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے دور کیوں جائے آج کل سب میں پہلے ترکی سلطنت کو دیکھیے بیچارے سلطان **عبد الحمید خان** کا کام ہے جو اسکو سنبھالا رکھا ہے ورنہ قطع نظر خارجی دقتوں کی اندرونی سازشوں اور مشکلات کی بھی کچھ حد نہیں کمبخت علمایا اور وزرا کا یہ حال ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کے ہی فائدہ کی طالب ہیں سلطنت جائے یا رہے۔ جہاں سلطان وقت سے اپنے حسب منشاء فائدہ نہ پہنچا فوراً معزول کرنے کی سازش ہوتی ہے۔ جب سے عبد الحمید خان تخت پر متمکن ہوئے ہیں پانچ چھہ بار نہایت مستحکم سازشوں کا افشا ہوا ہے اور وزرا ماخوذ ہو چکے ہیں۔ کیا عبد الحمید خان سے زیادہ کوئی سلطان ملے گا؟ ہرگز نہیں۔ مگر یہ بدمعاش امراء مطلق اسلام یا سلطنت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا فائدہ بمقابلہ ذاتی نفع نہین چاہتے - یہی حال کابل کا ہے امیر اور غلزئی لڑ رہے ہین خواہ کسیکا قصور ہو مگر کیا طرفین مسلمان نہین ہین؟ ایران مین بہی کافی انتظام نہین - مصر مین کل کا ذکر ہے کہ ایک طرف عربی پاشا تہے دوسری طرف خدیو - علی ہذا جنگ فرانس و طونس مین ایک طرف مسلمان والی طونس تہا ایک طرف رعایا - مراکو مین شاہ کو سوای بیبیان جمع کرنے کے کچہ کام نہین - عربون مین ایک بہی سلطان کا پورا خیر خواہ نہین رہین خود عرب مین تین سال رہا ہون اور میری پیدایش بہی خاص طائف کی ہے جو حجاز کا مشہور شہر ہے) ہندوستان مین حیدرآباد - بہوپال - رامپور کا حال آپ پر مخفی نہین - سوڈان سے باہمی جنگ کی خبرین آئی ہین - مہدی کے مرتے ہی تزکی تمام - میرے نزدیک ایک مدت تک مسلمانی حکومت مین کامیابی ہونا نہایت دشوار ہے - یہ ضروری امر اور رہ گیا تہا جو لکہا گیا -

راقم آپکا سچا خیر خواہ محمد یونس خان افغان شروانی از دتاولی ضلع علیگڈہ مورخہ ۸ شوال ۱۳۰۴

ان کے بعد ایک **نامہ نگار شحنہ ہند** نے اسکے پہلے نمبر کے **جواب** مین مضمون ذیل لکہا ہے جو اسی پرچہ شحنہ ہند مطبوعہ ۲۴ جولای مین درج ہے - شحنہ ہند فرماتی ہین

ایک فاضل نامہ نگار لکہتا ہے کہ مضمون بزرگ رامپوری نہایت جوش دلی و خلوص باطنی سے نکلا ہے مگر بفہم ناقص پہلے مخاطب سے ہی بذریعہ مراسلت تصفیہ کر لیا ہوتا - اس مسئلہ کی صورت یون ہی کہ اہل اسلام کو غیر اہل اسلام کی تعظیم و شکر گذاری جائز ہے یا نہین نہ یہ کہ فلان شخص خلیفہ اسلام ہے یا نہین یہ تو بالکل غلط بحث ہی اسبابین کہ قیصر عظیم الروم کو بحکم چنانچہ [illegible] استہزا ٹہرتا ہے یا نہین جب سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) اپنے خلق عظیم کے برخلاف محل ہدایت و دعوت حسنہ مین استہزا رسمی کام لیا کرتے تہے اور کسی سے ختلاف سکا اٹہانا بہی لا یزالون مختلفون ولذلک خلقہم کے سراسر خلاف ہی امید کہ راقم ابو المکارم قبل از احقاق مذکور واپس لینگے

بلنہ نامہ نگار کا یہ کہنا بطور تہکم و ارادہ تقیض نہین تو اسپر بہی ہی افسوس ہے جو پہلا صاحب پر ہوا ہے -

© rasailojaraid.com

اور داد دیتے ہے۔ راقم موصوف نے جن باتون کو برا سمجھا ہے خود ان کا ارتکاب کیا ہے یعنی الفاظ
تعظیم جابجا مرقوم ہین ویسے ہی ضمیمہ نصرۃ السنۃ نمبر ۱ سال رواں مین خاطرخواہ فیصلہ
پرچے کی تعریف و تکریم و شکر و دعا موجود ہے۔ چنانچہ مطالب اشاعۃ السنۃ کو عین موافق
راقم ایک لودہانوی محب نجیب اہلحدیث
ہے"۔

ان کے بعد ایک سفیر اہلحدیث ضلع دربھنگہ نے ضمیمہ کے دوسرے نمبر کے جواب
مین مضمون ذیل لکھا ہے جو اسی پرچہ شحنۂ ہند مین منقول ہے۔

جناب مولانا مکرم دام عنایتہ السلام علیکم۔ شحنہ ہند مورخہ ۸ جون مین جن صاحب
نے نسبت اشاعۃ السنۃ کے اعتراض کیا ہے کہ وہان کے کہنے سے کچھ نقصان کسی کو نہوا
لیکن یہ فعل مہتمم اشاعۃ السنۃ نے فضول کیا ہے جن صاحب کی بباعث عدم واقفیت
ہے ان کو اصلیت اسکی معلوم نہین ہے۔ ڈاکٹر ہنٹر نے ایک کتاب انگریزی مین بطور دستور
العمل کے لکھی ہے کہ جمیع حکام کو یہ کتاب دیکھنا چاہیے اور اسپر عمل ہونا چاہیے اور جن
اشخاص کی یہ صفت معلوم ہو ان کو باغی سرکار سمجھنا اور ان کا قلع قمع کرنا چاہیے
اور نشانی انکی یہ ہے کہ وہ لوگ تقلید کسی امام کی نہین کرتے ہین اور اپنے کو عامل
بالحدیث کہتے ہین اور کرتہ و پائجامہ ٹخنہ سے اوپر پہنتے ہین اور داڑہی انکی لنبی ہوتی
ہے۔ مونچھ مونڈی ہوتی ہے اس قسم کے لوگ وہابی ہین اور سرکار سے جہاد کرنا فرض
سمجھتے ہین اور جب کتاب ہنٹر صاحب کی کل حکام کے پاس پہونچی تب کل حکام اس قسم
کے لوگون کی تلاش مین ہوئے یہانتک نوبت پہونچی کہ جب [illegible] صاحب دہلی سے
کمسیریٹ تشریف لیجاتے تمام اضلاع مین چٹھی خانگی کل حکام کے نام سے جاری ہوتی
کہ مولوی نذیر حسین کہان کہان جاتے ہین اور کیا کام کرتے ہین حتٰے کہ جب ہماری
یہان آئے یہان کے حکام کے نام چٹھی اس امر کی آئی اور تحقیقات یہان کے حکام
نے کی علے ہذا حافظ ابراہیم صاحب ردی وغیرہ پر نگرانی ہوتی رہی بلکہ اکثر ہمکو

۱؎ اس مشتہر کی لقب سرگروہ اہلحدیث مین شیخنا و شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی یاد کیے جاتے ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود اتفاق ہوا کہ جب کسی حکام کی ملاقات کو گئے اور انہون نے شکل ولباس ہمارا دیکھا تب یہی کہا کہ آپ وہابی ہین چنانچہ حکام نے مولوی محمد حسین صاحب سے پوچھا کہ تمہارے مذہب مین سرکار سے جہاد درست ہے یا نہین تب اونہون نے ایک کتاب لکھی اور بہت علماء سے دستخط کراکے بھیجی کہ ہم لوگ اہلحدیث کے مذہب مین بادشاہ سے جس کے امن مین رہتے ہین جہاد حرام ہے اور تمام اخبار والے اسی کتاب ہنٹر کی کل بنیاد پر اہلحدیث کو وہابی لکھتے ہین چنانچہ بہت سے لوگون نے اپنے کو اہل حدیث ظاہر کرنا چھوڑ دیا بلکہ بخوف سرکار جب ان سے استفسار ہوتا تب یہ بیان کرتے کہ ہم مقلد ہین پس ایسی حالت مین جو جان فشانی مہتمم اشاعۃ السنۃ نے کرکے سرکار کے ذہن مین یہ امر ثابت کردیا کہ اہلحدیث باغی سرکار نہین ہین اور نہ اون کے مذہب مین سرکار سے جہاد درست ہے تب لفظ وہابی کے بابت قلم موقوف کرنے کا کاغذات سرکار سے حکم کردیا گیا پس ایسے امر اہم کو بے فائدہ سمجھنا کیسی بے انصافی ہے آپ نامہ نگار صاحب کو لکھین کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتاب ملاحظہ کرین تب انکو معلوم ہوجائیگا کہ لفظ وہابی سے یہ مراد جمیع حکام کی تھی یا نہین کہ یہ باغی سرکار ہین اور انکے مذہب مین جہاد سرکار سے درست ہے —

ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے جو اہلحدیث کو وہابی لکھا ہے اور مقلدین جو اہلحدیث کو وہابی کہتے تھے اونکی اصل غرض یہ تھی کہ سرکار کو یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ عبدالوہاب اپنے کو اہل حدیث کہتا تھا اور اس نے باوجود رعایا ہونے کے بادشاہ سے جہاد کیا پس یہ لوگ بھی وہی عبدالوہاب کے ہم عقیدہ ہین چنانچہ سید احمد نے اولاً ہنٹر صاحب کی کتاب کا جواب لکھا اور اس مین اس امر کو ثابت کیا کہ ہندوستان کے اہل حدیث باغی سرکار نہین ہین اور نہ ہم عقیدہ عبدالوہاب ہین علے ہذا مہتمم اشاعۃ السنۃ بھی اکثر اپنے پرچہ مین عرصہ چار پانچ سال سے اس امر کو لکھتے آئے کہ اہلحدیث ہم عقیدہ عبدالوہاب نہین ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ خلاف اسکے ہین پس چونکہ سرکار اور مقلدین کسی شخص کو ہم عقیدہ عبدالوہاب سمجھکر وہابی کہتے تھے اور باغی سرکار سمجھتے تھے پس اس لفظ کو اہل حدیث کی ذات سے چھڑانا ضرور رہا۔ کوئی شخص جسپر مصیبت نہین پڑی اپنے گھر مین بیٹھے بیٹھے کسی امر کو بے فائدہ سمجھے وہ قابل اعتبار نہین بلکہ دل شکنی و نفاق ڈالنا با خود نا ہے۔ بلکہ میان صاحب سے اگر مقتضائے رائے ہو تو اس خط کو بہیجکر استصواب رائے کیجیگا۔ راقم* از دربہنگہ

ان کے بعد ہمارے محب صمیم و رفیق سلیم **منشی محمد حسین** صاحب تاجر دہلوی نے غنیم کے پہلے اور دوسرے لکچرون کے جواب مین مضمون ذیل لکھا ہے جو شحنۂ ہند (۱۶) اگست ۹۸ء مین شائع ہوا ہے۔

صاحب ایڈیٹر **شحنۂ ہند**۔ ۸ جولائی ۹۸ء کے اخبار مین کسی پردہ دار نے سورت سے اپنے مراسلہ مین جو کچھ بعنوان لفظ وہابی کا استعمال کسی طرح مزیل حیثیت نہین طبع کرایا۔ مینے بتامہ دیکھا۔ مجھکو حیرت ہے کہ ایسے مضامین شحنۂ ہند جیسے اخبار مین جو اہل حدیث کا خیر خواہ دلی ہے کیون طبع ہوئے۔ یہ مضامین بحق اہلحدیث سخت ضررناک ہین۔ شحنۂ ہند سا اخبار تمیز نہ کرسکا کہ یہ مضمون اہلحدیث کے حق مین کانٹے بوتے ہین کیونکر ایسے معترضین کو اہل حدیث خیال کیا جاسکے۔ حضرت ظہیر الاسلام صاحب کا جواب تو جو کچھ اسلام کے سچے خیر خواہ مولانا محمد یونس خان صاحب رئیس اعظم دتاولی نے براہ قومی ہمدردی بوضاحت تمام دیا ہے اُسسے اس خاکسار کو حرفاً حرفاً لفظاً لفظاً اتفاق ہے عام اہلحدیث کا بھی یہی خیال ہے اس سے زیادہ کیا جواب ہوگا امید ہے کہ اس جواب سے ظہیر الاسلام صاحب کی تشفی ہوگئی ہوگی دوسرے گمنام بزرگوار سورتی کا بجز اسکے کیا جواب ہے کہ تمام اہلحدیث وہابی کہلانے کو مزیل حیثیت جانتے ہین۔ ریمارک اخبار شحنۂ ہند مطبوعہ یکم فروری ۹۸ء بھی ملاحظہ فرمائین۔ باقی جو کچھ گمنام صاحب نے لکھا خلاف واقعہ ہے اصلیت سے آگاہی نہین ہے اگر یہ بزرگوار اشاعۃ السنۃ کو ابتدا سے ملاحظہ فرماتے

* راقم مضمون کا نام اخبار مین صاف نہین چھپا منشی محمد حسین صاحب دہلوی کے مضمون آئیندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حاجی احمد اللہ صاحب رئیس رحیم آباد ضلع دربہنگہ ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو تجال اہلحدیث ہونے کی سرگرہ ہرگز انکی قلم سے فرو ارو صفت الفاظ خلاف تہذیب بحق اڈیٹر اشاعۃ السنۃ سرزد ہوتے مجھکو
قوی امید ہے کہ اگر وہ اب بھی اشاعۃ السنۃ کو ملاحظہ فرمالین آئندہ اعتراضات سے باز رہین اور اشاعۃ السنۃ
کی کارروائی کو بازیچہ اطفال خیال نہ فرمادین بلکہ قومی خیرخواہی مین جو اشاعۃ السنۃ
کامیاب ہوا ہے دل سے حسد و بغض نکالکر اسکی داد تحسین فرمادین - اے حضرت گمنام
صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ مین اہلحدیث کی وقعت کو جمادیا اور انکی
وفاداری کا پورا ثبوت دیکر داغ بغاوت جو دراصل ان کے دشمنون کا اختراع تھا
مٹادیا اور لفظ وہابی کے استعمال کو حکما موقوف کرادیا جسپر صرف ہزارہا اہلحدیث بلکہ اشخاص
و اعیان دیگر فرقہ ہاے اہل اسلام بلکہ ارکان مذاہب غیر اسلام نے اسکی ثناء
و تحسین کی نمبر ۷ و ۸ و ۱۱ جلد ۹ کو ملاحظہ فرمانا چاہیے مگر افسوس صد افسوس
سب اہل تحسین کے مقابلہ مین ایک شخص نے (جو درحقیقت گروہ اہلحدیث سے نہین معلوم
ہوتا) اخبار شحنہ ہند مین یہ اعتراض شائع فرمایا ہے کہ اب تک گورنمنٹ پر یہ امر مشتبہ
تھا کہ مسلمانون مین کون سا گروہ وہابی ہے کیونکہ کوئی شناخت اس امر کی نہ تھی کہ وہابیون
کے سر پر سینگ ہوتے ہین یا اس کے تین سر اور پانچ ٹانگین ہوتی ہین - لیکن اڈیٹر
اشاعۃ السنۃ نے تحریک کر کے گورنمنٹ مین ثابت کر دیا کہ جن لوگون کو وہابی کہا جاتا
ہے وہ ہمین تو ہین - اور اگر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب یا کسی افسر نے اڈیٹر صاحب کو
اپنی چٹھی مین وہابی لکھا تھا تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہابی سے اسکی مراد باغی کی تھی بلکہ
گورنمنٹ کو تو اب تک یہ معلوم تھا کہ جس طرح مسلمانون مین سنی شیعہ وغیرہ فرقہ ہین اسی
طرح سے ایک فرقہ وہابی بھی ہے جن سے گورنمنٹ کا کوئی باغی و بدخواہ نہین کیونکہ
انگلشں عملداری مین باغی اور بدخواہ کا اگر کہین ٹھکانا ہے تو رنگون کے ٹاپون مین ہے
اس اعتراض کا مفصل جواب دینے سے معترض صاحب کی تیز زبانی اور مسلسل تبرا
خوانی سے ہم ڈرتے ہین اور بجز اس اجمالی جواب کے کچھ کہنا پسند نہین کرتے - کہ اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر ہنٹر وغیرہ اعیان کی پولیٹکل اصطلاح مین وہابی کے معنے باغی کے نہ تھے
اور حکم گورنمنٹ کے صدور سے پہلے پنجاب و ہندوستان کے وہابیون کی فہرستین لکھی نہ
جاتی تھین اور ان فہرستون مین آپ کا نام درج نہ ہوا تھا اور پولیس اس گروہ کی نگرانی
کے لیے متعین نہ تھا تو وکیل القوم ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ سے بہت بڑا قصور ہوا کہ بوجوہ
مذکورہ بالا گورنمنٹ سے اسکا ازالہ چاہا اور آپ جیسے بزرگون کی نسبت ایسے مقدس و مطہر
خطاب "وہابی" کے استعمال کو موقوف کرایا اس گناہ کا کفارہ اور اس نقصان کا جبر ایڈیٹر
اشاعۃ السنۃ کو یہ کرنا چاہیے کہ اس حکم سے معترض صاحب کو مستثنی کرا دین اور انکو
یہی مبارک و مقدس خطاب "وہابی و نجدی" دلوا دین بشرطیکہ معترض صاحب نقاب چہرہ
سے اٹھا دین اور اپنا اصلی نام و صورت ظاہر فرما کر دفتر مین اشاعۃ السنۃ کے درخواست
ارسال فرما دین ۔ مین حتمی وعدہ کرتا ہون کہ ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ سے سفارش کرا کر
خطاب "وہابی" کے نام سے معترض صاحب کو نامزد کرایا جاوے گا ۔ مگر یہ ہوس یا امید دل
مین نہ کہین کہ یہ حکم کلیتہ منسوخ ہو جاوے اور بجز آپ کے یا آپ کے بعض احباب نہ پردہ
کے کوئی وہابی کہلاوے ۔ تمام اہلحدیث وہابی کہلانے کو ذریل حیثیت جانتے ہین ۔ کیونکہ
بغاوت گورنمنٹ سے ان کے مذہب مین حرام ہے اور تعظیم اور تکریم صاحب سلطنت
ان کا مسلمہ مسئلہ ہے ۔

میرے اس مضمون سے اخی المکرم ڈاکٹر **فیض محمد خانصاحب** افسر الاطبار
ریاست نابھہ کو بھی اتفاق ہے مین آجکل نابھہ سے ہی واپس آکر آپکو یہ نیاز نامہ روانہ کرتا ہون
امید کہ آپ حرف بحرف طبع فرما کر مشکور فرمائین گے ۔ آخر مین جناب **رئیس الموحدین**
حاجی احمد اللہ صاحب رئیس اعظم رحیم آباد سے اتفاق کرکے وہی بات لکھتا ہون
جو انہون نے لکھی ہے کہ ایسے مضامین سے جو سورتی صاحب نے لکھے ہین موجب شقاق
و نفاق ہے جسکا ثمرہ بجز نقصان اور کچھ نہین امید کہ آیندہ آپکے اخبار گرامی مین ایسے مضامین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر قلم نہ اٹھایا جائے کیونکہ یہ اخبار اہلحدیث کا ہے اس میں خیر خواہی اہلحدیث ہونی چاہیے
نہ کہ پردہ میں اہلحدیث کی بدخواہی" بے شک تمام اہلحدیث کا اسپر اتفاق ہے جیسا کہ
خان ذیشان مولانا محمد یونس خانصاحب نے لکھا۔ والسلام۔

راقم عاجز محمد حسین عافاہ اللہ فی الدارین۔ دہلی بازار فتحپوری۔ ۱۲ اگست ۱۹۱۶ء

اس دوست نے ایک مضمون ان دونوں فیبرؤں کے **جواب** میں لکھا ہے جو صحیفہ ہند
۸ ستمبر ۱۹۱۶ء میں شائع ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

اخی المکرم مولانا **احمد حسن صاحب** شوکت سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔
افسوس میرا خط صحیفہ ہند میں حرف بحرف طبع نہیں ہوا۔ اس سے تو بہتر تہا کہ آپ میرا
مضمون طبع ہی نہ فرماتے اگر عمداً ایسا کیا ہے تو سخت افسوس ہے۔ کاتب سے اسقدر غلطی
کا ہونا ممکن نہیں۔ آپ کا یہ اعتراض مجہپر خلاف واقعہ ہے کیا سچ مچ ہندوستان
اور پنجاب میں وہابیوں (گورنمنٹ کے باغیوں) کا کوئی گروہ موجود تہا میری رائے
میں تو معزز نامہ نگار کا محض حسن ظن ہے کہ ہندوستان میں وہابی موجود تہے اور اب
بہی موجود ہیں" اے حضرت یہ اعتراض جب صحیح ہوتا کہ میرے خط میں آپ یہ لکہا پاتے
میں نے تو وضاحت لکہدیا ہے کہ اشاعۃ السنۃ نے گورنمنٹ میں اہلحدیث کی وقعت
کو جما دیا اور انکی وفاداری کا ثبوت دیکر داغ بغاوت جو در اصل اون کے دشمنوں کا
اختراع تہا مٹا دیا الخ اور اخیر خط میں **حاجی احمد اللہ** صاحب کی تحریر سے
بہی اتفاق کیا تہا۔ کیا حضرت میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی وہابی اور باغی تہے جو انکی
نگرانی کیجاتی تہی۔ یہ تو مشہور اور معروف بات تہی کہ حضرت **میاں صاحب**
اہلحدیث ہندوستان کے مقتدا اور پیشوا ہیں پہر وہابی سمجہکر ان کے ساتہہ کیوں ایسا
عمل ہوتا تہا۔ جیسا کہ حاجی احمد اللہ صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے۔ پہر ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ
نے کون کبیرہ گناہ کیا جو ایسی تکالیف لا یعنی کو قوم سے دور کر دکہایا۔ اور اسپر

* انکا پہلا مضمون اس نمبر کے صفحہ ۲۰ میں ملاحظہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بقول آپکے اصلی اہلحدیث اخبارون مین نکتہ چینی کرین اور رسمی اہلحدیث سو بلکہ آپ جیسے
بہی بدرجہا اچھے ہون - مین سچ کہتا ہون یہ اہل حدیث ویسے ہی ہین جیسے مین خط
سابق مین لکھہ چکا ہون کہ "یہ ایک شخص بشکل اہلحدیث ہے اور انکی ظاہری شکل براے
اکل کی مصداق ہے" اور مین انکو انکے لب ولہجہ سے ایسا ہی پہچانتا ہون جیسا وہ
اپنے آپکو وغیرہ" اس عبارت کو برعایت سورتی صاحب آپنے طبع نہین فرمایا اگر یہہ
واقعی اہلحدیث ہوتے تو بمقتضائے اخوت اسلامی اڈیٹر اشاعۃ السنۃ سے براہ راست
اپنے سب اعتراضات کا جواب حاصل کرتے نہ کہ بے اصل نکتہ چینی فرماکر اپنا عزیز وقت
ضائع کرکے باہم اہلحدیث مین تفرقہ دلوانے کی بنیاد ڈالتے جن کو آپ بہی خیر خواہانہ
نکتہ چینی کا مجرم اپنی راے مین تحریر فرماتے ہین - کیا خوب بزعم جناب یہ تو خیر خواہانہ
نکتہ چینی کا حال ہے کہ اسقدر عظیم الشان کارروائی کو بازیچہ اطفال قرار دیا ہے
آیندہ دیکہیے بدخواہانہ نکتہ چینی کی کہان تک انتہا ہوتی ہے یہ خوش فہمی ہے اگر یہ صاحب
بقول آپکے واقعی اہلحدیث ہین تو اب تک قرآن وحدیث شریف نے انپر اپنا اثر نہین
کیا ورنہ ایسے ناجائز اعتراضات خلاف تہذیب شائع فرماکر اہل حدیث کے مخالفون کو
نہ ہنساتے - میری راے مین اڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ اہل حدیث کے دلی خیر خواہ
ہین اور ۹ برس سے قومی خیر خواہی مین ثابت قدم ہین - ۲۱ - مارچ ۸۹ء کے سارٹیفکیٹ
مین سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر سابق نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب لکہتے ہین کہ
"ابوسعید محمد حسین فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم مولوی اور فرقہ اسلام کے وفادار اور ثابت
قدم وکیل ہین - ان کی علمی کوششین لیاقت سے ممتاز ہین وہ نیز ملکہ معظمہ کی وفادار
رعایا مین سے ہین" - بیشک اہل حدیث بہت جلد قومی ترقی حاصل کرسکتے ہین اگر انکی
راے کا اتباع کیا جاے - اڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ نے جملہ حالات ماوقع لکہنے کے
بعد جو نتیجہ تجویز بحق اہلحدیث نکالا ہے وہ بہت عمدہ ہے دیکہو "اپیل بعنوان اہلحدیث" اور اہل

* یہ خطاب راقم مضمون کو اڈیٹر تحفہ ہند نے دیے ہین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث کے لیے ترقی کی تحدیث" (نمبر ۱۱ جلد ۹۔ اشاعۃ السنۃ) اس تجویز سے اکثر اہلحدیث کو
جو اتفاق کے طالب ہین متفق پایا ہے۔ آپ ہی ایمان سے فرمائین رفق و ملاطفت اور
اتفاق اچھا ہے یا نفاق و شقاق۔ حضرت من اتفاق سے بہتر کوئی بات نہین۔ مین امید
کرتا ہون کہ تہوڑے زمانہ مین آپکے خیالات کی بہی اصلاح ہو جائیگی۔ اول اول
ایڈیٹر صاحب اشاعۃ السنۃ نے بہی ایسے ہی زور شور سے "ہل من مبارز" کا نقارہ بجا رکہا
تہا جیسے آجکل آپ کے اخبار کی حالت ہے۔ مگر اب حضرت باہمی مجادلہ و مکابرہ بند
ہونا چاہیے۔ لو حضرت۔ آپ اور آپکے معترضین اصلی اہلحدیث رہے اور ہم بقول آپکے
رسمی ہی سہی۔ اپنے گہر مین مخالفت کرکے کیون مخالفین کے ضحک کے باعث ہوتے
ہو اعلم بمن اتقی اللہ تعالی شقاق و نفاق سے بچائے مین معافی مانگتا ہون جو کچھ آپ
کو اور آپکے معترضین کو میری تحریر سے رنج ہوا ہے۔ تتمہ شحنہ ہند ۱۶ اگست مین
رفیقی مولنا محمد یحیف خان صاحب امام مسجد رجبن بازار میرٹھ نے مشیر قیصر
کا جواب کافی تحریر فرمایا ہے اوسکے دیکہنے سے موجب مشکوری امام صاحب ہو جزاہ
اللہ عنا خیر الجزاء جواب اسکو کہتے ہین حدیث و قرآن کی تائید اسکا نام ہے
مرحبا جزاک۔ والسلام ونیاز ۱۹ اگست ۱۸۷۶ء

راقم بندہ محمد حسین عافاہ اللہ فی الدارین۔ از دہلی۔ بازار فتحپوری

ان کے بعد ایک اور صاحب نے غنیم کے دوسرے فقیر کے جواب
مین مضمون ذیل لکہا ہے جو شحنہ ہند یکم ستمبر ۱۸۷۶ء مین شائع ہوا۔

جناب من۔ اخبار شحنہ ہند مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۸۷۶ء مین ایک مراسلہ منجانب
مولوی محمد حسین صاحب دہلوی فتحپوری طبع ہوا ہے جسمین م۔ ق۔ صاحب کے
مراسلہ کا جواب دیا گیا ہے رجب کے انطباع کی تاریخ مجہکو یاد نہین ہے اور نہ مین بحالت
سفر اوسکو تحقیق کرسکتا ہون اسوجہ سے مین ناظرین سے معافی چاہتا ہون۔ مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو لوگ شحنہ ہند کے دیکھنے والے ہین انکو اوسکا ماحصل ضرور یاد ہوگا) اور اوسپر آنریبل ایڈیٹر صاحب شحنہ ہند کا) ایک حاشیہ اور بعد اختتام مراسلہ ایک ریمارک بھی مندرج ہے۔ مین اپنا اتفاق رائے مولوی محمد حسین صاحب مراسلہ نویس ثانی سے اور اختلاف م۔ق۔ صاحب سے ظاہر کرنا چاہتا ہون جو میرا اور ہر سچے خیر خواہ اہلحدیث کا فرض ہے مین تسلیم کرتا ہون کہ حسب بیان شحنہ ہند م۔ق۔ صاحب سورتی وہابی اپنے زعم مین فرقہ اہل حدیث کو (جو یک زبان ہوکر اپنے وہابی ہونے سے انکار کرتا ہے جس کے مختصر وجوہ مین اسی مراسلہ مین بیان کرونگا) خیر خواہ ہین مگر مین یہان اس مضمون سے بحث کرنا نہین چاہتا کہ درحقیقت خیر خواہ اہل حدیث ہین یا نہین بلکہ بحث یہ ہے کہ اونہون نے مضمون مذکور آیا مطابق منشاے جمہور اہل حدیث لکھا ہے یا نہین ؟ -

مین کہتا ہون کہ نہین - اور اوسکے دلائل یہ ہین اولاً مولوی **ابوسعید محمد حسین** صاحب نے جو کوشش اہلحدیث کو لقب وہابی موقوف کرانے مین کی اوس سے سواے م۔ق۔ صاحب اور ایک دو او نکے ہمخیالون کے تمام اہل حدیث نے اتفاق کیا اور بروقت منظوری گورنمنٹ یک زبان ہوکر سب نے اظہار خوشی کیا - جسکا ثبوت وہ تمام اخبارون کا انتخاب ہے جو فرقہ اہلحدیث سے منتصب نہین ہین اعام اس سے کہ فرقہ اہل حدیث کے ہاتھ مین ہین یا سواے ان کے) اور جو رسالہ اشاعۃ السنۃ مین مسلسل طور پر شائع ہوا ہے - **دوسرا ثبوت** یہ ہے کہ مولانا موصوف نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جسپر چند ہزار اہل حدیث نے دستخط کیے اور بالاتفاق سب نے منظور کیا - اشتہار مذکور کا مضمون یہ تھا کہ جو اہل حدیث لفظ وہابی کو ازالہ حیثیت خیال کرتے ہون وہ اسپر اپنے دستخط ثبت کردین - اور بموجب اسی اشتہار کے گورنمنٹ نے خطاب وہابی کی موقوفی کا حکم دیا ورنہ بیچارے* اکیلے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کی کون سنتا

* ہمکو تو بجز غنیم جو تینون مضامین کا راقم ہے کوئی دوسرا مخالف نظر نہین آتا - ‡ بہت درست ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تہا مگر بہتر ہے کہ حضرت م - ق - اور اون کے موید ین گورنمنٹ کو ایک عرضی دین اور درخواست کرین کہ ان صاحبون کو بھی لقب گورنمنٹ کیطرف سے بطور اعزاز عنایت فرمایا جاوے تا کہ "اہلحدیث اور وہابی" الفاظ کا مصداق گورنمنٹ کو جدا جدا معلوم ہو جاوے اگر گورنمنٹ کو معلوم ہو جاوے کہ ہندوستان مین ایک پانچوان گروہ مقلدین کا اور موجود ہے جو تابع عبدالوہاب کا ہے نہ کہ حدیث رسول اللہ کا تا شاید وہابی منسوب ہو طرف **عبدالوہاب نجدی** کے اور یہ نام ہے ایک گروہ کا جسکا آغاز نجد سے ہوا ہے اور جو اپنے کو ان کا تابع خیال کرتے ہین اور جنکی بہت سی منسوب مسائل پر علمائے اہل حدیث ساکنان ہند نے اعتراضات کیے ہین - اول اون کا یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ جہاد تمام مقلدین اور عیسائیون اور اہل حدیث سے جو اون کے مسائل کو تسلیم نہ کرین ہر صورت مین فرض عین ہے اور اونہین کے عقائد کی رو سے ہندوستان دار الحرب ہے اور یہ دونون مسئلے منجملہ اور ان کے مسائل کے ہمارے نزدیک مسلم نہین ہین اس مین شک نہین کہ اہلحدیث محمد عبدالوہاب نجدی کو مثل مقلدین کافر مطلق نہین خیال کرتے اور نہ ان سب مسائل کو یقین کرتے ہین جو بوجہ کثرت مخالفین اون کیطرف منسوب کیے جاتے ہین بلکہ اکثر کی نسبت ہمارا خیال ہے کہ وہ اتہامات محض ہین بلا شک اہلحدیث اُن کو ایک اچھا شخص تصور کرتے ہین جنہون نے دنیا سے بہت سی بت پرستیون کو معدوم کیا اگر اونہون نے کوئی غلطی کی تو اون کے ساتھ ہمدرد ہین ہم اونکے مقلد نہین ہین اور نہ ہم اونکے قول کو خواہ مطابق حدیث ہو یا نہو واجب العمل سمجھتے ہین - ان وجوہ سے ہمکو وہابی کہلانے سے عار آتا ہے جیسا کہ حنفی یا شافعی کہلانے سے ہم تو صرف اہلحدیث یا مسلم کہلانا پسند کرتے ہین نہ کہ زیدی عمروی - بکری - خالدی - پھر ہم کیونکر وہابی ہونا اپنا کسر شان نہ سمجھین اور کیونکر وہ تمام اتہامات اپنے اوپر عائد کرین جو نجدی وہابیون کی نسبت لگائے جاتے ہین اگر کوئی مخالف ہمارے ذمہ الزام لگا دے کہ جب تم نے یہ تسلیم کیا کہ بعض اعتقادات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعتقادات محمد عبد الوہاب کے ایسے ہین جنکی وجہ سے برٹش گورنمنٹ کے ساتھہ جہاد ضروری ہوتا ہے باوجود اس کے تم اوسکو ایک بزرگ شخص تسلیم کرتے ہو اس سے تمہارے خیالات بہی باغیانہ ثابت ہوتے ہین ۔ اوسکا جواب یہ ہے کہ اول تو ہم لوگ اون اتہامات کو پورے طور پر یقین نہین کرتے جو محمد عبد الوہاب اور اوسکی پیروؤن پر لگائے جاتے ہین کیونکہ ہم تک جو اون کے خیالات پہونچے ہین وہ مخالفون کے ذریعہ سے پہونچے ہین (جیسا کہ مین سابقا بیان کر چکا ہون) ورنہ ہمکو پورے طور پر اون کے کتب پر دسترس ہے اور نہ اونکے ہمارے آمدورفت ۔ دوم مذہبی اعتقاد شئے دیگر ہے اور دنیاوی حکمت عملی دوسری چیز ہے ممکن ہے کہ ہم بعض اصول کیوجہ سے اونکے موید ہون مگر فروع اور دنیاوی حکمت عملی کے مخالف ہون (چنانچہ دونون باتین ہین) مین مقلدین سے دریافت کرتا ہون کہ کیا تمہارے پیشواؤن نے بہت سے جہاد کے مسائل کو شد و مد سے تحریر نہین کیا ہے ۔ اور کیا کوئی سُنی مسلمان بہی ایسا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو تمام امت سے بعد ابوبکر اچہا نہ سمجہتا ہو (واضح ہو کہ بعض مقلدین لفظ "سُنی" و "اہل سنت والجماعت" کا اطلاق بمقابلہ اہلحدیث کرتے ہین اور اونکی متابعت بعض ہندو اخبارات نے بہی بعض خبرون کے بیان مین کی ہے ۔ یہ فریق اول کا تعصب اور ثانی کی ناواقفیت ہے بلکہ مقابلہ اہلحدیث کا مقلد یا حنفی سے کرنا چاہیے کیونکہ اہلحدیث ہمیشہ سے ترتیب خلافت کو اوسیطور پر تسلیم کرتے ہین جو مذہب اہلسنت والجماعت کا ہے اور خلیفہ اول کو بالاتفاق تمام خلقت پر بعد انبیا کے ترجیح دیتے ہین اور ان کے بعد خلیفہ ثانی کے کثرت فضائل کو یقینی تصور کرتے ہین وعلی ہذا خلیفہ رابع کا مرتبہ خلیفہ ثالث سے استحقاق خلافت مین برتر خیال کرتے ہین ۔ ومن قال سوٰی ذالک فقد قال محالا ۔ ونیز اہلحدیث تمام ائمہ اہلسنت وجماعت کو اپنے پیشوا اور واجب التعظیم سمجہتے ہین مگر نہ اس طور پر کہ صرف ایک کا کہنا آنکہہ بند کر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہائین اور دوسرے قطع نظر کرین۔ جماعت اہلحدیث کو چاہیے کہ اگر کسی ہندوستانی خیال کی وہ خریداری کرتے ہون اور وہ بوجہ جہالت اسطور کا مقابلہ کرے فوراً اوسکو غلطی پر مطلع کرین اور درخواست کرین کہ اوسکی تصحیح کرے۔ یہ جملہ معترضہ بہی فائدہ سے خالی نہین ہے)۔ باوجودیکہ حضرت عمرؓ کی خاص ناموری کثرت فتح بلاد و جنگہائے چند در چند کی وجہ سے ہوئے ہے مگر اصل یہ ہے کہ اوس زمانہ کے متعلق وہی احکامات اور مصالح تہے کیونکہ سواے مسلمانون کے تمام اقوام آپکے وحشت کی حالت مین تہین اور آج ہماری فاتح قومین شائستگی مین ہمسے بدرجہا بڑہے ہوئے ہین اور ہمارے ساتہہ نہایت عمدہ برتاؤ کرتے ہین۔ اسوجہ سے ہم اس زمانہ مین بہت سی مقلدین کی حکمت عملی کی پابندی خلاف اپنے فرائض کے جانتے ہین۔ ثالثاً ہمارے لقب وہابی کو ناپسند کرنے کی یہ وجہ ہے کہ گورنمنٹ کو چند روز سے نقش حجر ہوگیا تہا کہ مسلمانون مین ایک فرقہ وہابی نامی ہے جو پرجوش جنگ آور اونکا سرغنہ ہے اور ہندوستان کے اہلحدیث کو بہی اونہین مین خیال کیا جاتا تہا جسکا ثبوت سیکڑون انگریزی اخبارات کی ارتکل اور منتظمان ہند کی نرائین اور مقامی حکام کی رپورٹین ہین جو گورنمنٹ ہند کے روبرو وقتاً فوقتاً پیش کی گئین ہین۔ منجملہ اونکے میرسیل گریفن کے زہر آلود کارنامہ مین جو انہون نے مولوی صدیق حسن خانصاحب کی نسبت گورنمنٹ کو لکہی ہین۔ اکثر یہ غلط فہمیان مخالفین اور حاسدین کی پیدا کی ہوئین تہین جبکی منشا کو انگریزی حکام نے نہ سمجہا اور اہلحدیث کی آزاد گروہ کو (جسکا امتیاز دیگر مسلمانی فرقون سے صرف اپنی رائے پر مثل پروٹسٹنٹ کے زور دینا ہے نہ اندہی تقلید کی ہموار راہ پر چلنا) ایک پر خوف جنگجو شورہ پشت فرقہ وہابیہ سمجہ لیا۔ اسکی وجہ یہ بہی تہی کہ گذشتہ زمانہ مین کچہ ایسے لوگون نے جنکو اہلحدیث واجب التعظیم سمجہتے ہین مختلف طوائف الملوکی کی جنگون مین مثل دیگر اقوام ہند کے شرکت کی# مثل مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید مرحوم وغیرہ۔ مگر گورنمنٹ

* اس بیان مین رسالہ مضمون کے دو غلطیان ہوئی ہین ایک مسئلہ تفضیل و استحقاق خلافت مین جو ہمارے مضمون نمبر ۳ جلد ۸ کے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتی ہے دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا جہاد زمانہ وحشت سے مخصوص نہ تہا ہمارے نزدیک حضرت عمرؓ وغیرہ صحابہ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جہاد کیے ہین وہ شائستگی اور تہذیب کے زمانہ مین بہی ہو سکتی ہین۔ اور اب تک مہذب اقوام کرتی ہین (دیکہو رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد)۔

یہ اس مضمون کی تیسری غلطی ہے مولانا اسمعیل مرحوم کی لڑائی از قسم جنگہائے طوائف الملوکی نہ تہی اور نہ برٹش گورنمنٹ کے مقابلہ مین وہ تو محض ڈیفنسو لڑائی تہی اور مذہب اسلام کے ہم (قوم سکہوں) کے مقابلہ مین تہی جو ہمیشہ کے لیے مشروع ہے (دیکہو رسالہ اقتصاد)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے یہ غور نکیا کہ اوس زمانہ مین وہ کون سا فرقہ تہا جس نے گورنمنٹ کی مقابلہ مین کچہ نکچہ نکیا ہو۔ کیا ہندو غدر کرنیوالے اور جنگجو مرہٹہ اور سکہ بہی وہابی تہے ؟۔

ہم اگر مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم و سید احمد صاحب بریلوی مغفور کی معرف ہین تو اونکی علمیت و پابندی قواعد شرع و اتقا و کوشش موقوفی رسوم بت پرستی از مسلمانان کیوجہ سے ہین۔ نہ انکی پولیٹیکل حکمت عملی اور جنگ آوری کیوجہ سے ۔علاوہ ازین آیہ وہ لوگ ہین جنکی بزرگی کو تمام مقلدین بہی تسلیم کرتے ہین کیا وہ بہی وہابی ہین ؟ اون کی بزرگی مین تو ایک مسلمان کو کلام نہین ہے۔ کیا بڑے بڑے سرگروہ مقلدین عالمگیر شاہ ہند کی بوجہ اصول جہاد کے بڑہ بڑہکر تعریف نہین کرتے ہین ؟ ورنہ ایک مقلد ہمارے سامنے آے جو عالمگیر کو مذہبی طور پر برا سمجہتا ہو۔ آخر عالمگیر تو ایک بڑا کٹر حنفی تہا۔ حنفیون نے دنیا مین دو ہزار جنگین برپا کین مگر ہمکو کوئی ثابت کرے کہ متقدمین اہلحدیث نے کون سی لڑائی مین شرکت کی ہے ہماری مراد ان متقدمین[*] سے امام بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد وغیرہ اور اون کے اتباع ہین جو نہایت پاک اور سچے اہل حدیث تہے یہ آخری عبارت مین نے بمقابلہ گورنمنٹ لکہی ہے اب بمقابلہ م۔ق۔ صاحب لکہتا ہون کہ ای حضرت بیشک اب تک گورنمنٹ کو یہ یقین تہا کہ ہندوستان مین ایک گروہ ہے جس کے سر پر سینگ ہوتے ہین اور انکے تین سر اور پانچ ٹانگین ہوتی ہین اور وہ خیال آپ اور مجہ وال لوگون ہی کی نسبت تہا بلکہ اس سے بہی زیادہ ہم لوگ گورنمنٹ کی نگہ مین للو بنے تہے۔ آپ اور آپ کے امثال کیا معلوم؟ بقول کسی کے

ہین تالاب مین مچہلیان کچہ فراہم وہی انکی دنیا وہی ان کا عالم +

آپ کس روز گورنمنٹ کی پولیٹیکل منیر کہکہوڑنے گئے تہے تاکہ آپ کو ان کا غذات کا پتہ ۔ الغرض آتا جس مین آپ اور ہم دونون بیچ مچ کے غول بیابانی بنائے گئے ہین۔ یا آپنے کب ہمیشہ لنڈن ٹیمس ڈیلی نیوز ۔ سٹینڈرڈ پائنیر ملٹری گزٹ ۔ انگلشمین ٹیمس

[*] متقدمین اہلحدیث سے ان لڑائیون کے جو حضرت عمر سے واقعہ ہوئی ہین مخالف نہ تہے کیونکہ وہ لڑائیان تہذیب و انصاف کے مخالف نہ تہین دیکہو رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آف انڈیا - کی خریداری کی تہی کہ آپ کو ظاہر ہو گیا کہ کسی انگریزی اخبار نے وہابیون کی نسبت کبہی مضمون ہی نہین لکہا ہے اور آپ کو ہمکو وہابی قرار نہین دیا یہ خوب ہی کہ اشاعت خاص اہلحدیث کے مقاصد کی پیروی کے واسطے شائع ہو اور گورنمنٹ کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ لوگ جنکو وہابی کہا جاتا ہے یہی ہین - علاوہ ازین ہزارہا علما جو اشاعت سنت کا وعظ کہتے ہین اور اسکی تدریس کرتے ہین اور کتب ابطال تقلید ہین ہمیشہ شائع کرتے ہین اور آپس مین بحث و مباحثہ کرتے ہین کیا گورنمنٹ اس سے ناواقف ہے کہ جن کو **وہابی** کہا جاتا ہے یہی ہین - پہر آپ بچاری اشاعۃ السنہ کی ایڈیٹر پہ کیون ناراض ہوتے ہین کہ اوسنے اپنے پر اطلاق وہابی کا عاید کر لیا - **چنانچہ** اگر اوس نے اپنے ذمہ عاید کیا تو اسکا نفع نقصان اوسکو حاصل ہوگا - بیچارے اشاعۃ السنہ نے منجملہ وہابیون کے آپ کا نام تو شائع نہین کیا - آپ کیون برا مانتے ہین - اور اگر وہ **وہابی** بنا یا جو کچہ بنا وہ آپ بنا نہ آپ - مگر حضرت کچہ تعجب کی بات نہین المرء یقیس علی نفسہ آپ انگلش گورنمنٹ کا حال اپنی ذاتی گورنمنٹ کا سا سمجہتے ہین - اسکو اپنے گہر کی بہی خبر نہین ہے - اگر آپ م - ق - کرکے اپنا نام ظاہر کرین گے تو کیا گورنمنٹ کو یہ خبر نہ ہو گی کہ سورتی مین ایک **وہابی** ہے جو اپنے واسطے لقب وہابی ہی پسند کرتا ہے اور **شیخ عبدالوہاب نجدی** کے اقتدا پر فخر کرتے ہین حضرت ع این خیال است و محال است و جنون - ضرور پہلے سے آپ کا نام وہابیون مین درج رجسٹر گورنمنٹ ہوگا - اگر آپ لارڈ سالسبری - لارڈ ڈفرن - ڈاکٹر ہنٹر - سر لیپل گرفن سے ملاقات کرکے اونکے خیالات کو اپنی نسبت دریافت کرین - (یعنی وہابیون کی نسبت) تو آپ اشاعۃ السنہ کے ایڈیٹر پر الزام نہ لگاوین ایڈیٹر اخبار شحنہ ہند جانتے ہین کہ مجہکو مولوی **ابو سعید محمد حسین** صاحب سے کسی قسم کا سروکار نہین ہے مگر صرف اونہون نے جو احسان اہلحدیث پر کیا ہے اور جو راستہ ہمکو آیندہ کارروائی کا دکہایا ہے اوس سے مشکوری ہے اور اسپر تمام

؎ یعنی اشاعۃ السنہ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہلحدیث کی رای متفق ہے ۔ اگر کسی خاص معاملے مین اونہون نے راے ہماری سمجہ کے مخالف دی تو انکو قصوردار ٹہہرانا عبث ہو ۔

مین **شحنہ ہند** کے اوس حاشیہ اور ریمارک سے بہی متفق نہین ہون ۔ جو اسی پرچہ مین لکہا گیا ہے (جس مین مولوی **محمد حسین** صاحب دہلی فتحپوری کے مضمون پر گویا ریویو کیا گیا ہے ۔ حاشیہ کا جواب تو مین ضمناً سابق مین دے چکا ہون اور ریمارک مین معاملہ حاجی **عبد العزیز** دہلی کا جو اشارہ کیا گیا ہے میرے نزدیک اگر اشاعۃ السنۃ نے کوئی راے دی تو وہ اسکی ذاتی راے تہی اس اے کی وجہ سے یہ ضرور نہین کہ حاجی **عبد العزیز** صاحب کی کوشش کا ثواب جاتا رہے اون کو اپنی نیت پر نظر کرنا چاہیے اور ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کی نیت پر اگر دونون کی نیت درست ہے تو دونون مثاب ہون گے ۔ لیس للانسان الا ما سعی ۔ اختلاف امتی رحمۃ ۔

اس سے یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ مین ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو فرشتہ خیال کرتا ہون یا ان سے غلطی ہونا ناممکن ہے (کیونکہ بحث التفضیل وغیرہ مین جو اونہون نے مضامین لکہے تہے اس سے مجہکو اور عام رای کو بہت اختلاف ہے) مگر البتہ ان خاص کوششون مین جو انہون نے حسب منشا اہلحدیث کی ہین (اور جو نہایت قیمتی ہین) اختلاف پیدا کرنا ناپسند کرتا ہون اور مین نہین بلکہ کل اہل الراے اہلحدیث ۔

سابق مین قوم کے خیرخواہ **محمد یونس** خان ساکن وتاولی ضلع علیگڈہ نے ایک طویل مضمون لکہا تہا (جس کے طبع ہونے کی تاریخ مجہکو اسوقت یاد نہین ہے) جس مین اپنے فرقہ کو بڑی نصیحتین کی تہین ۔ اور اپنی قوم کے سچے نقائص ظاہر کیے تہے تاکہ لوگ ان کو ترک نہ کر دین ۔

سنا گیا ہے کہ بعض لوگون نے اوس مین تلخی حق دیکہکر اعتراض کیا ۔ مگر یاد رکہو کہ تمہارا سچا دوست وہ ہے جو تم کو تمہارے عیوب سے مطلع کرے ۔ اور تمہارا بڑا دشمن وہ

بقیہ ۔ اس مضمون کی جو تہی غلطی عام راے سے عامیون کی راے مراد ہے تو وہ لائق اعتبار نہین خواص کے عموم راے کا دعوی ہے تو یہ غلط ہے خواص مقتدا مختلف صوبجات ہند مسئلہ تفضیل مین ہماری راے سے اتفاق راے ظاہر کرچکے ہین از انجملہ شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ہین جنکی ایک تحریر ہمارے مضمون کی مصدق جس مین حافظ عبد العظیم صاحب ناگپوری کی نوشتہ ہے نمبر ۲ جلد ۹ ۔۔۔ مین چہپ چکی ہے مولانا کی اصل عبارت یہ ہے ۔۔۔ میری تمہید نشید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے جو تم سے تمہارے عیوب کو چھپاوے اگرچہ اپنے زعم مین تمہارا دوست ہو مگر نادان بالطبع اپنی تعریف سننا چاہتا ہے گو باطل ہو بمقابلہ مذمت گو حق ہو۔ یہ کام کہ تمہارے عمدہ اصلاحون سے چلو اور تم مین نقائص کا پیدا ہونا پسند کرے۔ **مشیر قیصر** اور اسکے ہمخیالون کا ہے۔ اور یہ کام ہمارا ہے کہ تمہارے مونہہ پر تمہاری تعریف کرنے سے تمہارے عیوب کا تم پر ظاہر کرنا پسند کرتے ہین۔ چونکہ **محمد یونس خان** صاحب کے مضمون کو مین پسند کرتا ہون بلکہ اوسکا ہر فقرہ گویا میرے دل سے نکلا ہے اسوجہ سے اگر کوئی صاحب اوسپر بذریعہ اخبار اعتراض کرین اس طرح پر کہ اوس مین کوئی بات خلاف واقعہ ہے تو اسکا جواب میرے ذمہ ہے یہ نہین کہ صرف یہ کہا جاوے کہ اپنے ہی فرقہ پر ہاتھہ صاف کیا یہ دیکھو کہ حق ہے یا ناحق۔

اخیر مین مین بدون نہایت سخت اعتراض کے اوس سخت فقرہ پر جو م۔ ق۔ صاحب نے اپنے مضمون کے آخر مین **ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ** کی نسبت تحریر کیا ہے اور جو ایک نہایت بدتہذیب مقولہ کے الفاظ بدلکر استعمال کیا گیا ہے اپنے قلم کو نہین رکھہ سکتا۔ اس مین شک نہین کہ ایسی انشا پردازی سخت قابل نفرین ہے خصوصاً جبکہ اپنے ہم مشرب بزرگ کے مقابلہ مین استعمال ہو۔

راقم۔ جمہور کے خیالات۔

ان مضامین کے علاوہ تین مضمون اور ہماری **تایید** مین لکھے گئے اور وہ آج شحنہ ہند مین چھپے ہین **ایک مضمون** امام صاحب مسجد رحین بازار میرٹھہ کا جو ہمارے مضمون **چیونٹی** کی تایید مین ہے اور وہ ضمیمہ **شحنہ ہند** ۱۶ اگست سنہ ۹۶ء مین شائع ہوا ہے۔ **دوسرا مضمون** عبدالجبار صاحب عمرپوری کا جو مضمون **"وہابی"** کی تایید مین ہے اور وہ شحنہ ہند ۲۴ ستمبر سنہ ۹۶ء مین شائع ہوا۔ **تیسرا مضمون** ڈاکٹر **فیض محمد** خان صاحب کا جس مین ڈاکٹر صاحب نے خانصاحب محمد یونس خان اور ہمارے ضمیمہ مین محاکمہ کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور غنیم کے **تیسرے** گولہ کا کافی **جواب** دیا اور پورا ڈیفینس کیا ہے۔
ان مضامین کی نقل و اشاعت کو ہمنے بوجوہ ذیل مناسب یا ضروری نہین سمجھا۔
پہلے مضمون کو اسلیے کہ وہ اگرچہ درحقیقت ہماری غنیم کا پورا جواب ہے مگر
اس مین بظاہر اڈیٹر **مشیر قیصر** کو مخاطب کیا گیا ہے۔ جنکے ساتھ تخاطب و تکلم ہم
مدت سے ترک کر چکے ہین۔ اور اُن کی **حاسدانہ** اور **ناواقفانہ** نکتہ چینی کا
اثر بھی ہماری جماعت و ناظرین پر کچھ نہین پڑسکتا ہے **لہذا** اوسکی مدافعت و
مقاومت کی ہمکو کچھ ضرورت بھی نہین ہے **ایڈیٹر مشیر قیصر** سے تعجب ہے کہ باوجود
عہد ترک مخاطبت پھر وہ ہم سے کیون مخاطب ہوئے۔ جب کہ انکو یہ بھی علم تھا کہ ہم انکی
مخاطبت ترک کر چکے ہین۔ انکی مخاطبت تو اڈیٹر **شحنہ ہند** ہی سے مناسب ہے جو انکی
پوری تسلی کر دیتے ہین۔ ہم ان کے خطاب کی ہرگز لائق نہین ”گذشتہ را صلوات“ آیندہ
ہی وہ اس امر کو ملحوظ رکھین **دوسرے مضمون** کو اس لیے نقل کرنا مناسب
نہین سمجھا کہ گو اس مین ہمارے مضمون ”**وہابی**“ کی پوری تائید کی گئی ہے مگر ہمارے
مضمون ”اپریل فول دا ہلحدیث اور اہلحدیث کے لیے ترقی قومی کی تحدیث“ پر
بے ادبی* و بدتہذیبی سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اب اگر ہم اس بے ادبانہ نکتہ چینی کو بلا
جواب نقل کرتے تو اُسکا اثر بد ہماری قوم پر پڑنے کا اندیشہ ہے اور اگر اسکے ساتھ ہی اسکا
جواب دیتے ہین تو ایک نئی (اور بہر شخصی) بحث قائم ہوتی ہے جسکو ہم پسند
نہین کرتے۔ **لہذا** اس مضمون کا فائدہ اٹھانے کی نسبت اوسکے ضرر سے بچنا بہتر اور
اس مضمون کا نقل کرنا نامناسب سمجھا گیا۔
مہذبانہ نکتہ چینی و ہمدردانہ مخالفت پر ہم اور دوسرے **منصف** مزاج کبھی آشفتہ نہین

* اس مضمون کی سطر ۲ کالم (۱) کو دیکھو کیسی بے ادبی و بدتہذیبی پر مشتمل ہے
ؔ یہی وجہ ہے کہ مضمون ”جمہور کے خیالات“ کو ہمنے نقل کر دیا ہے۔ باوجودیکہ اسمین ہماری بحث فضیلت
کی پوری مخالفت (مگر باتہذیب و ادب) پائی جاتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتے **غیر مہذبانہ** نکتہ چینی سُننا اور اسکا **جواب** دینا انہی لوگون کا کام ہے جو خود اس مذاق کے ہون۔ **تیسرا مضمون** سلیے نقل نہین کیا گیا کہ اس کے آخری حصہ مین ہمارے غنیم کے نیک نیتا اور اہل حدیث ہونیکا دعوی کیا گیا ہے۔ ادہر اس کے مداحین **محمد یونس خان** اور منشی **محمد حسین** صاحب کی عادلانہ طعنون اور منصفانہ نشانون کو خلاف انصاف قرار دیا ہے۔

اسکو بہی ہم بلا **جواب** نقل کرتے ہین تو اسکا اثر یہ ہماری قوم پر ظاہر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر اسکے جواب مین **قلم** اٹہاتے ہین تو باہمی خانہ جنگی شروع ہونیکا خوف ہے مگر ہمکو ڈاکٹر صاحب کے خلوص اور فہم پر (جو صرف غنیم کے دہوکہ مین آگر کسیقدر دب گیا ہے) پوری امید ہے کہ وہ ہماری اس مضمون کو پڑہکر اور ہمارے نوٹون اور ریمارکون کو چشم غور سے دیکہکر اپنے مضمون کے آخری حصہ کو خود بدل دین گے اور غنیم کا دہوکہ باز جعلساز ہونا مان لین گے۔

تحریر یا سبق کے بعد ایک مضمون اور ہماری ملاحظہ سے گذرا جو ضمیمہ شحنہ ہند ۹ اکتوبر سنہ ۹۷ء مین شائع ہوا ہے اس مضمون کے راقم ہمارے پرانے دوست بلا ریب وہ مین۔ ڈاکٹر **فیض محمد خان** صاحب کے ثانی اثنین **سید ابو محمد جمال الدین** ڈاکٹر شفاخانہ کہوری ضلع ساگر ہین۔ انہون نے بہی ہماری مضامین "جیوبلی" اور "زُوال" کی پوری تائید کی ہے اور اسکی مخالف و طاعن کی خطا ظاہر کی مگر ساتہ ہی اس کے اسکی نیک نیتی بہی تسلیم کرلی ہے **لہذا** اس مضمون کی نقل کرنے سے بہی ہمکو وہی مانع ہے جو نقل مضمون دوم و سوم سے مانع ہوا ہے۔

سید صاحب نے نیک نیتی کی تجویز پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ "ہمکو مسلمانون سے نیک ظن رکہنا چاہیئے"۔ یہ دلیل صحیح و مسلم ہے۔ مگر ایسی حالت مین کہ جس فعل مین مسلمانپر نیک ظن رکہا جائے وہ فعل بنفس خود جائز بہی ہے۔ ورنہ ایک شخص علانیہ زنا کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگون کے مال وجان سے ناحق تعرض کرتا ہے تو اوسپر نیک ظن کا حکم اسلام بلکہ کسی دین مین نہین آیا ایسے شخصون پر بھی ظن نیک ہی واجب ہو تو سلسلہ حدود وقصاص و تعزیرات وعقوبات کا بالکل درہم برہم ہوجائے۔

اس امر کو سید صاحب صحیح مان لین تو ان سے یہ سوال ہے کہ جس حالت مین مخلصین نے ہمپر محض طوفان گو لے جالئے ہین - اور سراپا کذب وبہتان سے کام لیا ہے تو اس نسل شنیع مین بھی (جو زنا سے کم نہین ہے) اوس کو نیک نیت سمجھنا کیونکر واجب یا جائز ہے۔

افسوس سید صاحب نے بھی جو اشاعۃ السنۃ کے پورے شائق گویا عاشق ہین اشاعۃ السنۃ کو غور سے نہین پڑہا اور غلیم کے اکاذیب کو صرف خطا مان لیا سید صاحب نے اپنے مضمون مین مضمون جمہور کی خیالات پر جو ریمارک کیے ہین ان مین بھی مسئلہ جہاد کے خاتمہ مین ان سے ڈبل غلطی ہوئی ہے - جسکو ہم پرائیویٹ چٹھی کے ذریعہ سے انپر ظاہر کرینگے اور امید ہے کہ سید صاحب ہماری چٹھی کو پڑہکر خود اوسکی اصلاح کردین گے۔

ہم ایسے مخلص دوستون کو وصیت کرتے ہین کہ اگر وہ مسئلہ جہاد مین مباحث و مسائل "اقتصاد فی مسائل الجہاد" کو کافی اور صحیح سمجھتے ہین تو اس باب مین جو کچہ وہ کہنا چاہین اس مین اقتصاد کا حوالہ دیدیا کرین - کوئی امر جدید کہین تو اسمین بھی اصول و مسائل اقتصاد کے پابند رہین -

اور اگر وہ مسائل ومباحث اقتصاد کو صحیح نہین سمجھتے تو اونکی نسبت پرائیویٹ تحریرون کے ذریعہ سے ہمپر اپنے خیالات ظاہر کرین - ہم اون کے اغلاط خیالات کی تصحیح اور مسائل اقتصاد سے انکی تطبیق کردینگے تو پہر بھی انکو "اقتصاد" کا پابند رہنا ہوگا - اور اگر انکے خیالات مخالفانہ صحیح نکلے تو انکو اقتصاد کے حصہ دوم کے ساتھ بطور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضمیمہ کیک شائع کردیا جائیگا *اس تصفیہ سے پہلے اس گروہ کے ممبرون کا مسئلہ جہاد مین جدا گانہ رای زنی کرنا نہی اور پولٹیکل مصلحت کے خلاف ہو۔ آیندہ اختیار ہے ہمارے گروہ مین خدا کے فضل سے ہر ایک (عالم ہو خواہ نہ ہو) مجتہد ہے۔ اور ہر ایک اہل الرای ومؤلف۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکے خاتمہ مین یہ التماس کرنے سے بہی رک نہین سکتے کہ اگر بہی خواہان قوم اپنے خادم اور قومی وکیل اشاعۃ السنۃ سے قومی خدمات (جنکی ہنوز بسم اللہ شروع ہوئی ہے) لینا چاہتے ہین تو آیندہ شحنۂ ہند کے میدان سے اشاعۃ السنۃ کے غنیم کا مورچہ اٹھوائین اور جزئی مباحث سے اسکو بچائین بحث کلیات مفیدہ ترقی مذہب و معاشرت مین اسکی ہمت کو مصروف رہنے دین۔

اس دفعہ اس جزئی ڈیفینسی بحث مین اسی غرض سے تطویل ہوئی ہے کہ خصم کی جزئی (جوابی) بحث کی حضرت اعیان گروہ اہلحدیث کے بخوبی ذہن نشین ہوا ور** آیندہ پہر اس کی نوبت نہ آنے دین۔

اس جواب مین بہی اونہون نے قال اقول والی بحث شروع کردی تو اوس مین ان ہی کو نقصان پہنچے گا۔ پہر ان کو اس طرف کی شکایت کا حق نہ رہیگا۔

ہمارے پرانے دوست ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب کا یہ خیال (جو مضمون ہذا کے اخیر مین انہون نے ظاہر کیا ہے) کہ "حق دنیا مین بقدر مدافعت و مزاحمت حاصل کرتا ہے" ایک سرسری خیال ہے اور جو اس کی تمثیل مین اونہون نے چشمہ کے آگے کسی چیز کا آڑ ہونا اور اس آڑ کی روک سے چشمہ کے پانی کا چوٹی پہاڑ تک بہہ جانا بیان کیا ہے وہ بہی ایک عامیانہ مثال ہے۔

ہمارے خیال مین جس حق کا کوئی مزاحم نہو وہ بہت جلد اور عام ترقی کرتا ہے۔ اسکی تمثیل مین ہم ان دو تیز رفتار گہوڑون کی مثال پیش کرتے ہین جن مین ایک تو مطلق

---

* ہوز انکی مظہر کا نام نہ لیا جائیگا اسپر خدا تعالی گواہ و کفیل و کیل ہے وکفی باللہ شہیدا وکفی باللہ وکیلا۔

** دیکہو اخری نوٹ صفحہ ۵۱۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العنان ہو کر کسی بے روک میدان مین دوڑتا ہے دوسری باگ کو زور سے کھینچا جاتا
ہے یا اسکے میدان مین جابجا دیوارین وغیرہ آڑین کھڑی ہین - ان دونون سے وہی
گہوڑا سبقت لیجائیگا جسکو کوئی روک نہین ہے - اور انکی مثال مین یہ غلطی بتاتے
ہین کہ اس چشمہ کا وسیع ہونا اور جولانی پہاڑ کے اوپر سے بہہ نکلنا اس آڑ کا اثر نہین
بلکہ اسکی ذاتی وفور مادہ کا اثر ہے ایسے قوی الافراد و وافر المادہ کے آگے آڑ نہ
بہی ہوگی تو وہ ویسا نکلتا تمام جنگلون اور پہاڑون پر محیط ہوجائیگا -
اسی اصول کے مطابق انبیا علیہم السلام سے جن حضرات کی مزاحمتین زیادہ ہوئیں
انکی دعوت حق کی اشاعت کم ہوئی اور جن کی مزاحمت کم ہوئی ان کی دعوت حق
بہت پہیل گئی -
ومعہذا ہم خانصاحب کے خیال کو صحیح تسلیم کرکے یہہ کہتے ہین کہ یہ خیال اسی حالت
مین صحیح ہوسکتا ہے کہ اس کے ساتہہ ذیل کی دو شرطین بہی پائی جاوین -
اول یہ کہ اس مزاحمت کی مدافعت مدافع قوی سے ہو جو عمدہ دلائل اور قوی
وسائل سے اسکو دور کرسکے - اور اگر کوئی ایسا شخص اس مزاحمت کی مدافعت کا قصد
نہ کرے (جیسا کہ راقم سے پہلے غنیم کی مزاحمت کسی ایسے شخص سے نہوئی جو اوس کے جعل و فریب کو
دست آویز عبارات اشاعۃ السنہ ظاہر کرتا - وبناءً علیہ بڑے زیرک اور فہیم اشخاص
پر اس مزاحمت کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ اُنہون نے اس دشمن کو دوست سمجھ لیا) تو وہ مزاحمت
اس حق کے لیے حجاب ہوجاتی ہے اور اس صورت مین اس مزاحمت کا عدم اسکے
وجود سے بہتر ہے -
شرط دوم یہ کہ مخاطبین مین (جن کے سامنے حق اور اسکا مزاحم پیش آیا ہو) اکثر
ایسے ہون جو اپنے فہم و فکر سے حق کو حق اور اس کے مزاحم کو باطل و ناحق سمجہہ سکین
اور اگر مخاطبین اکثر ایسے ہون جو مزاحمت کی دہوکہ مین آجاوین (جیسا کہ مزاحمت غنیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین ہوا ہے کہ بڑے بڑے ذکی اُسکے جعل کے جال مین پہنس گئے) اور ناحق کو بہی حق جاننے لگین تو مزاحمت سے حق کی اشاعت مقصود نہین بلکہ اخمال وا ماتت گو مزاحمت کا مدفع کیا ہی قوی اور بہادر ہو اسکی تمثیل مین ہم اس نبی کی دعوت حق کو پیش کرتے ہین جنپر بجز ایک شخص کے کوئی ایمان نہین لایا۔ اور اس کے مقابلہ مین دعوت حق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرتے ہین جنپر سب نبیون سے بڑہکر ایمان لایا گیا ہے۔ ان دونون مثالون کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیث مین ہے جو حاشیہ مین منقول ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد (مسلم ص ۱۱۲)

اس **قلت** وکثرت اتباع مین **تفاوت** کا ایک سبب مزاحمت ہی ہے جو قلیل الاتباع کی **دعوت** مین زیادہ ہوئی اور کثیر الاتباع کی **دعوت** مین کم

اسی **شرط دوم** کے خیال سے بعض اکابر ائمہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے ہمعصر اہلسنت کو اہل بدعت کے رد مین تالیف کرنے سے روکا اور یہہ کہا کہ پہلے تم انکی بدعت کو مشتہر کرتے ہو پہر اس کے رد کے درپے ہوتے ہو اسمین بدعت کی اشاعت پائی جاتی ہے۔

جسکی وجہ **یہی ہے** کہ بدعت اور معصیت تو اکثر لوگونکی جولے **دین** اور **کم علم** ہوتے ہین مالوف و بالطبع مرغوب ہوتی ہے **لہذا** وہ ان مین فوراً مقبول و معمول بہا ہوگی اور اسکا رد جو علمی دلائل سے ہوتا ہے اکثر بے علمون کی سمجھ مین نہ آئے گا انکی سمجھ مین آ بہی گیا تو خلاف عادت ہونے کے سبب مقبول نہوگا۔

اس امر کا **تجربہ** ہمکو بہی ہو رہا ہے۔ ہم صاف دیکہتے ہین کہ جو لوگ نماز پڑہنے اور روزہ رکہنے اور سود نہ لینے کا وعظ کرتے ہین اور اسمین بہشت اور دوزخ کے نعیم و آلام کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعدہ و وعید سنتے ہین انکی باتون کو عام آزادی پسند کم سنتے ہین اور جو سنتے ہین ان مین سے بہی عمل کم کرتے ہین اور جو (نیچری) لوگ اسکے برخلاف یہ وعظ کرتے ہین کہ نماز پڑہنا صرف اولی و عمدہ امر ہے یہ بات صحیح نہین ہے کہ جو نماز نہ پڑہیگا وہ نجات نہ پائیگا اور دوزخ مین جائیگا اور دوزخ و بہشت کوئی جسمانی چیزین نہین ہین اور روزہ مین تکلیف ہو تو روزہ کے بدلے فدیہ دینا جائز ہے ۔ اور تہوڑا سود لینا اسلام مین ممنوع نہین ہے انکی باتین نہ صرف عوام بلکہ پڑہے لکہے خواص آزادی پسند کثرت سے سنتے اور دلی شوق سے عمل مین لاتے اور بزبان حال سے یہ شعر سناتے ہین ؎ نرکہہ روزہ نہ مرہو کا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ ٭ وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا ٭ ان تمثیلات و نظائر کو پڑہکر امید ہے ڈاکٹر صاحب اپنے خیال سے رجوع فرمائین گے ۔ اور اس عامیانہ مثال کو واپس لے لین گے ۔ اور آئندہ اشاعۃ السنۃ کے مضامین حقہ کی مزاحمت و معارضہ کو روکنے کی کوشش کرین گے ۔

اس سے ہمارا مقصود یہ نہین کہ دنیا یا تمام ملک ہند مین کسی مضمون اشاعۃ السنہ کا کوئی معارضہ نہ کرے یہ امر نہ ہماری طاقت مین ہے نہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیالون کی قدرت مین ۔

ہمارا مقصود صرف اتنا ہی کہ جس مضمون کو اعیان گروہ اہلحدیث صحیح اور بحق قوم مفید مان لین اس کی مزاحمت و معارضہ سے جہانتک انکا بس چلے اپنی قوم کو روکین ۔ اور اپنے قومی اخبارون مین اسکے معارض مضامین کو درج نہ ہونے دین ۔ اور ان مضامین کی نسبت گورنمنٹ کو یہ شبہ نہ ڈالین کہ اس مضمون پر خود اس قوم کا اتفاق نہین ہے تو گورنمنٹ اوسکی طرف کیون توجہ کرے ۔

یہ شبہ گورنمنٹ کو پیدا ہوگا تو انہی کے معارضات سے ہوگا ۔ مشیر قیصر لکہنو و سراج الاخبار جہلم وغیرہ حنفی اخبارون کے معارضہ سے (خواہ کیسا ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوا ہماری قومی خیالات کی قومیت وجمہوریت مین فرق نہ آئیگا۔ اسی نظر سے ہم انکی مخالفت وموافقت کی کچہ پروا نہین کرتے اپنے بہائیون کی مخالفت کو بند کرنا چاہتے ہین اس تفصیلی نصیحت نے ہماری بہائیون پر اثر نہ کیا اور میٹہہ پر لڑائیکا شوق انکے دل سے نہ نکلا۔ اور پہر کوئی مضمون ہماری مضامین سلسلۃ الصحۃ والفوائد کے برخلاف شحنہ ہند مین شائع ہوا تو اسکا نتیجہ ٭ جو نکلیگا اسپر اعیان قوم دست تاسف ملینگے۔

خدایا تو اس بلا سے ہمارے بہائیون کو بچا اور انکو فہم اور عاقبت اندیشی عطا فرما۔ آمین

٭ نوٹ — وہ نتیجہ بد ایک نہین بہت سے ہین ازانجملہ یہ کہ اشاعۃ السنۃ اور شحنہ ہند کا مقابلہ ومحاربہ شروع ہوگا۔ اشاعۃ السنۃ راقم مضمون کا تصریح کے ساتہہ نام ظاہر کریگا جسکو وہ داخلی وخارجی دلائل سے ثابت ومحقق کر چکا ہے۔ اسپر شحنہ ہند جو راقم مضمون کو [illegible] حدیث سے بدرجہا بڑہکر قرار دیتا ہے ضرور جوش ظاہر کریگا [illegible] اشاعۃ السنۃ کو لازم ہوگا ازانجملہ یہ کہ اشاعۃ السنۃ کی صفحات کو یہی محاربہ روک لیگا چنانچہ اس دفعہ اسکے (۵۴) صفحہ اوسنے روک لیے ہین جسکا گناہ ان لوگون کی گردن پر ہے جنہون نے علیم کی بانیک نیتی کے ثبوت مین خامہ فرسائی کی ہے ہمین انکے اہم مقاصد ومطالب مفید قوم کے [illegible] ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ ازانجملہ ایک نتیجہ ایسا بد ہے جسکو صرف اظہار سے قوم کا سخت ضرر متصور ہے جو جائی وقوع۔ اسکو ہم ابہی بیان نہین کرتے اعیان وارکان قوم کو مناسب ہے کہ اس جنگ کو فوراً بند کرین اور ان نتائج کے ظہور کی نوبت نہ آنے دین۔

© rasailojaraid.com